عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۴۱

غانا میں قادیانی عبادت گاہوں کے سامنے مسلمانوں کا زبردست مظاہرہ

افریقی عیسائی تنظیموں کی قادیانیوں کو ۳۵ ملین ڈالر کی امداد

مسائل و فلسفہ روزہ

عظیم سامراج دشمن

مجاہد ملت حضرت شیخ الہند

مولانا محمود الحسن صاحب

قوم سے مخاطب ہیں

!

خطبہ جمعہ

عصمت انبیاء علیہم السلام

بیان حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

سانحہ وفات محمد رمضان علوی

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

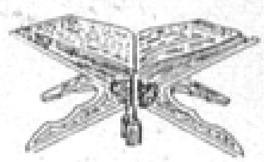

القرآن

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۔ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۖ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۖ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

سورۃ النساء ع ۴ ۔ آیۃ نمبر ۸۱

جس شخص نے رسولؐ کی اطاعت کی، اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی (پس آپؐ کی اطاعت بھی واجب ہوئی) اور جو شخص آپؐ کی اطاعت سے روگردانی کرے (سو آپؐ غم نہ کیجئے کیونکہ) ہم نے آپؐ کو (بطور ذمہ داری کے) ان کا نگران کر کے نہیں بھیجا۔ اور یہ (منافق لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زبانی طور پر تو) کہتے ہیں ہمارا کام تو اطاعت کرنا ہے پھر جب آپ کے پاس سے باہر چلے جاتے ہیں تو رات کے وقت ایک جماعت (سرداران قریش) برخلاف اس کے جو کچھ زبان سے کہہ چکے تھے مشورے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (روزنامچوں میں) لکھتے جاتے ہیں جو کچھ وہ (لوگ) مشورے کیا کرتے ہیں (سو آپؐ ان کی بیہودگی کی طرف التفات نہ کیجئے) اور سارا ان کا فریب اللہ تعالیٰ کے حوالے کیجئے اور اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہے۔

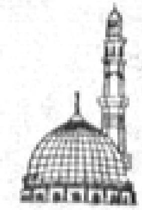

الحدیث

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ يَقْضِهِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ ۔

رواہ احمد والترمذی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری (جیسے کسی عذر) کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے وہ اگر اس کی بجائے عمر بھر بھی روزے رکھے تو جو چیز فوت ہو گئی وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی (مسند احمد و ترمذی)

اقوالِ سلف

مجاہدِ ختمِ نبوت مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمود ؒ نے فرمایا!

"اگر کوئی شخص ظالم بادشاہ سے خوف کھاتے یا حق بات کہنے میں پس و پیش کرے تو یقین کریں کہ اس کے عقیدۂ توحید میں پختگی نہیں۔"

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت: ۳ تا ۹ رمضان المبارک ۱۴۱۰ ہجری
مطابق ۳۰ مارچ تا ۵ اپریل ۱۹۹۰ شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر ۴۱

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اِس شمارے میں

۱۔ سامراجی اور قادیانی گٹھ جوڑ کا ایک اور ثبوت (اداریہ) ۵
۲۔ خطبہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب ۶
۳۔ خطبہ جمعہ۔ عصمت انبیاء علیہم السلام ۱۱
۴۔ گھانا میں قادیانی عبادت گاہوں کے سامنے زبردست مظاہرہ ۱۵
۵۔ ہمارے قائد اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷
۶۔ فلسفہ و مسائل روزہ ۱۸
۷۔ آہ! محمد رمضان علوی ۲۰
۸۔ نور ہدایت۔ قرآن مجید کی فضیلت ۲۱
۹۔ دجال قادیان مرزا قادیانی ۲۳

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۴۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک/ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

بیرون ملک نمائندے
- قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی — قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
- برما — محمود یوسف
- باربڈوس — اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ — لے، کیو، انصاری
- برطانیہ — محمد اقبال
- اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک — محمد ادریس
- ناروے — میاں اشرف جاوید
- افریقہ — محمد زبیر افریقی
- ماریشس — محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش — محی الدین خان
- مغربی جرمنی — مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور — سید زبیر حسن بخاری

نارتھ امریکہ
- وینکوور — جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن — عامر رشید
- ونی پیگ — میاں حمید
- ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
- مونٹریال — آفتاب احمد
- واشنگٹن — کرامت اللہ
- شکاگو — محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس — مزمل رشید
- سیکرامنٹو — چوہدری محمد شریف نوری

صلوٰۃ والسلام بحضور

خاتم النبیین و خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم سید سلمان احمد عباسی امروہی ـــــ ٹوبہ ٹیک سنگھ

الصلوٰۃ والسلام اے شافعِ روزِ جزا
الصلوٰۃ والسلام اے منبعِ رشد و ہدیٰ

الصلوٰۃ والسلام اے رحمۃٌ للعالمیں
الصلوٰۃ والسلام اے سبز گنبد کے مکیں

الصلوٰۃ والسلام اے مظہرِ نورِ خدا
اشرف و افضل عظیم المرتبہ بعد از خدا

الصلوٰۃ والسلام اے معدن محبوبیت
خاتم پیغمبری و خاتم معصومیت

الصلوٰۃ والسلام اے مبدا اے منتہا
صاحب لولاک، رشکِ خلق، خیر الانبیا

الصلوٰۃ والسلام اے سرور فخرِ اُمم
اے نزیلِ عرشِ اعظم، فاتح بابِ ارم

تم حریم قدس کے شمعِ شبستانی، شہا!
تم کتابِ کون کے طغرائے پیشانی شہا!

الصلوٰۃ والسلام اے تالیِ آیاتِ حمد
سیدِ اولادِ آدم، حاملِ رایاتِ حمد

روز محشر سب سے برتر ہو گا یہ منصب ترا
رتبہ "اشفع تشفع" شان "ارفع رأسکا"

میں ہوں سلماں غرقِ عصیاں اور سراپا عیوب
تم شفیع عاصیاں، امیدِ اصحابِ ذنوب

ہوں سوالی جامِ کوثر کیجیے مجھ کو عطا
حشر میں میری شفاعت کیجیے بہرِ خدا

سامراجی اور قادیانی گٹھ جوڑ کا ایک اور ثبوت

روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۹ مارچ ۱۹۹۰ء کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے

"ربوہ (پ ر) لاہور میں امریکی قونصلر مسٹر ایلس اور تھرڈ سیکرٹری مسٹر شپلی نے گزشتہ روز ربوہ کا نجی دورہ کیا۔ اور وہاں قادیانی جماعت کے نمائندوں مسٹر خورشید احمد، چوہدری حمید اللہ اور نواب منصور احمد سے ملاقات کی۔ بعد ازاں پی پی آئی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا "قادیانی جماعت کے نمائندوں سے ملاقات کا مقصد پاکستان میں انسانی حقوق کے حالات کا جائزہ لینا تھا۔ علاوہ ازیں ملک کی موجودہ سماجی اور سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کیا امریکی فوجی اور دفاعی امداد انسانی حقوق سے منسلک ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں اس سوال کا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں۔ نیوکلیئر پاور پلانٹ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ صدر متراں کے اس فیصلے کا پاکستان میں وسیع پیمانے پر خیر مقدم کیا گیا ہے"۔

امریکی قونصلر اور قادیانی لیڈروں کے درمیان ربوہ میں ملاقات پر سنجیدہ اور خصوصاً دینی حلقوں نے یقیناً نوٹس لیا ہوگا۔ اور ان کے لئے باعث تشویش ہوگا۔ اس سے بہت سے شبہات ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں یہ سوالات ذہنوں میں ابھرتے ہیں کہ:۔

۱ ایک ایسے وقت میں جب کہ ملک میں بے چینی اور بے یقینی کی فضا قائم ہے، امریکی قونصلر کو کیا ضرورت پیش آئی کہ وہ قادیانی لیڈروں سے ملاقات کرے؟

۲ کیا امریکی قونصلر نے اپنی حکومت کا کوئی پیغام قادیانی لیڈروں کو پہنچایا؟

۳ کہیں ایسا تو نہیں کہ امریکی قونصلر حکومت پاکستان اور قادیانیوں کے درمیان رابطہ کا ذریعہ بن رہے ہوں؟

۴ امریکہ قادیانی مسئلے میں اتنی گہری دلچسپی کیوں لے رہا ہے؟

امریکہ اور قادیانی گٹھ جوڑ ہمارے لئے نئی بات نہیں۔ پہلے انگریز سامراج قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ اور اب امریکہ اور اسرائیل کی قادیانیوں کو آشیرباد حاصل ہے۔ گزشتہ چند سال پہلے امریکی سینٹ کی امور خارجہ تعلقات کی کمیٹی نے پاکستان کی فوجی و اقتصادی امداد کو قادیانی مسئلے سے مشروط کر دی تھی ـــــــ اور اب یہ ملاقات ـــــــ ظاہر کر رہی ہے کہ امریکی حکومت قادیانیوں کے ساتھ گہری ہمدردی رکھتی ہے۔ ہم اس ملاقات پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حکومت امریکہ سے کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اب مسلمانوں کے جذبات سے نہ کھیلے اور کوئی ایسا مشورہ حکومت پاکستان کو نہ دے جو مسلمانوں کے جذبات کے منافی ہو۔ بلکہ امریکہ کو چاہئے کہ قادیانی لیڈروں کو اس بات پر آمادہ کریں۔ وہ اپنی غیر مسلم اقلیت کو تسلیم کرتے ہوئے شرعی اور پاکستان کے آئین کا احترام کرے۔

آج امریکہ انسانی حقوق کا چیمپئن بن رہا ہے ـــــــ دنیا کو معلوم ہے کہ کل تک ان کا کیا کردار رہا۔ ویت نام میں انسانی حقوق کی دھجیاں بکھیریں ـــــــ قتل عام کیا۔ شہر کے شہر تباہ و برباد کئے۔ اب جبکہ اریٹیریا، فلپائن، فلسطین، کشمیر، بھارت، برما، افغانستان جہاں جہاں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ وہاں امریکہ خاموش ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے برعکس قادیانیت کی ہمدردی کیا معنے؟ قادیانیوں پر کون سے ظلم کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں؟ فیکٹریاں ان کی چل رہی ہیں۔ کلیدی عہدوں پر وہ فائز ہیں، ربوہ میں خوشحال زندگی وہ گذار رہے ہیں، کیا مسلمانوں کو اتنا بھی حق حاصل نہیں کہ وہ ملک میں ایسا قانون بنائے۔ جس کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کا تحفظ ہو، شعائر اسلام کا غلط استعمال نہ ہو، اسلام کے لبادے میں مرتد اپنا جھوٹا مذہب نہ پھیلا سکیں؟ امریکہ کی حکومت کو مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے نہ کہ ایک غیر مسلم فرقہ اور جھوٹوں کا! امریکہ نے مسلمانوں کے جذبات کا احترام نہ کیا تو مسلم اُمت جو پہلے ہی امریکہ سے نالاں ہیں۔ مزید ان کے دلوں میں امریکہ کے لئے منافرت کی آگ بھڑک سکتی ہے۔

بنن، جمہوری مالی کے بعد اب غانا میں قادیانیت سے بیزاری کی لہر

قادیانیت پوری دنیا میں ذلیل و خوار ہو رہی ہے۔ اس طرح ذلیل و خوار ہونا ان کا مقدر بن چکا ہے۔ پاکستان میں ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ۱۹۸۴ء میں ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی، جس کے نتیجہ میں قادیانی سربراہ مرزا طاہر ملک سے فرار ہوا۔ اور لندن میں پناہ حاصل کی۔ سعودی عرب میں ان قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ گویا اب پوری دنیا میں قادیانیت گالی بن کر رہ گیا ہے۔

گذشتہ دو تین سال قبل مغربی افریقہ کی ایک غیر مسلم حکومت بنن نے بھی ایک آرڈیننس کے ذریعہ ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگادی تھی۔ جمہوریہ مالی میں جو واقعہ رونما ہوا۔ وہ گذشتہ

شمارے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اور اب افریقہ ہی کے ایک ملک "گھانا" سے رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ وہاں علماء کرام نے قادیانی عبادت گاہوں کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔

ان تمام واقعات سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ پاکستان اور عرب ممالک کی طرح افریقہ کے لوگ بھی قادیانیت جیسے جھوٹے مذہب سے بے زار ہونے لگے ہیں۔ اور اس کی اصل حقیقت ان کے سامنے کھل چکی ہے۔ اور وہ یہ باور کر رہے ہیں کہ قادیانیت محض ایک دھوکہ اور دجل کے سوا کچھ نہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پوری دنیا میں ختم نبوت کے پیغام کو پہنچا کر اپنی دینی ذمہ داری احسن طریقے سے پوری کر رہی ہے۔ جو لائق صد مبارک باد ہے۔

انشاء اللہ العزیز ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس دنیا سے قادیانیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور حق کا بول بالا ہوگا۔

خطبہ شیخ الہند

حضرت مولانا محمود الحسن رحؒ صاحب

شیخ الہند سوسائٹی تترخیل (بنوں)

چودھویں صدی کے عظیم سامراج دشمن، جانشین شاہ ولی اللہ دہلوی حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن نے ۹ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ جمعیۃ علمائے ہند کے سالانہ اجلاس میں ایک خطبۂ صدارت بزبان شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی پیش کیا۔ ہم من و عن قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ نہایت معلوماتی مکالمہ ہے۔ دین اسلام کی تشریح دورِ حاضر کے تقاضوں کی روشنی میں نہایت علمی اور شستہ انداز میں کی گئی ہے۔ انقلاب پسند طبقے کیلئے ایک نوید ہے۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ محمد الذی جاء بالبینات وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ یا حیُّ یا قیوم برحمتک نستغیث اغثنا ونجنا من القوم الظٰلمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اما بعد خاکسار زمرۂ بے مقدار حضرات علمائے کرام و معززین اہل اسلام و برادران وطن کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ آپ حضرات نے مجھ جیسے ناچیز و ضعیف کو جس عظیم الشان خدمت کے لئے منتخب فرمایا ہے میں اس کے لئے آپ کی محبت و عزت افزائی کا دل سے شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ہی یہ التماس کرتا ہوں کہ صدارت کی ذمہ داری کی اہمیت اور زمانہ خطرکی ہو شربا کشمکش موت و حیات پر نظر کرتے ہوئے میں اپنی گذشتہ چہار سالہ قید غربت اور اب موجودہ ممتد علالت کے سبب سے صدارت کی خدمت سے اپنے آپ کو قاصر پاتا ہوں، کیونکہ ایسے نازک اور پُر خطر زمانہ میں کسی عظیم ملکی اور قومی اجتماع کی صدارت کے لئے ضروری تھا کہ صدر تمام جزئیات سے واقف ہو اور نہ تھکنے والی دماغی قوت اور نہ متزلزل ہونے والی قلبی عزیمت اور نہ سست ہونے والی اعضاء و جوارح کی طاقت رکھتا ہو۔ بایں ہمہ آپ حضرات نے مجھے ایک دینی و قومی خدمت کے لئے نامزد اور منتخب کر دیا تو میرے لئے سوائے اس کے چارہ نہ تھا کہ بنام خدا اس کے لئے سر تسلیم خم کر دوں اور خدا کی تائید پر بھروسہ کر کے خدمت اسلام و اہل اسلام کے لئے تیار ہو جاؤں۔

معزز حاضرین: میری اس عاجزانہ التماس پر پوری توجہ مبذول فرمائیں کہ کئی مہینے کی ممتد علالت کے بعد سے مجھے پورے اطمینان و غور و خوض کا موقع نہیں ملا ہے اس لئے اگر معروضات میں کسی قسم کی کوتاہی ہو، مضامین منتشر ہوں تو میرے واقعی عذر کو پیش نظر رکھتے ہوئے معاف فرمائیں۔ والعذر عند کرام الناس مقبول

محترم حاضرین! آج جب اجلاس میں آپ تشریف فرما ہیں اور طویل و عریض سفر برداشت کر کے شریک ہوئے ہیں یہ وہ مقدس اجتماع ہے جس کا سنگ بنیاد بحکم وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ اور أَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ رکھی گئی ہو یعنی حضرت حق تعالیٰ جل شانہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم فرمایا کہ اپنے اصحاب کرام سے مشورہ فرمایا کریں اور پھر مسلمانوں کی شان بھی یہی بیان فرمائی کہ وہ اپنے امور کا آپس میں مشورہ کر کے فیصلہ کرتے ہیں۔ جس سے صاف طور پر واضح ہو گیا کہ مسلمانوں کے تمام کام بالخصوص ایسے کام جن کا تمام جماعت سے تعلق ہے۔ آپس کے مشورے سے ہونے چاہئیں یہ حکم تو ایسے جلسوں اور اجتماعوں کے جواز کی بنیاد ڈالتا ہے جو بغرض مشورہ منعقد کیے جائیں اور ارشاد تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ان تمام اجتماعوں کی نوعیت کو مقید کرتا ہے۔ یعنی مجلس مشاورت کا نیکی اور خوف خدا پر مبنی ہونا لازم ہے۔ پس تمام ایسے جلسے جن کا مقصد دین مقدس کی حمایت و حفاظت ہو۔ اور جن میں نیکی اور بھلائی کے طریقوں پر غور کیا جائے اور جن میں خدائے قدوس کا خوف شامل رہے منعقد کرنا اور ان میں شریک ہونا حکم خداوندی کی تعمیل اور سنت نبویہ کی اقتداء ہے۔

چونکہ دورِ حاضر میں دشمنان اسلام نے مقامات مقدسہ کو غصب کر کے اقتدار خلافت کو پامال کر کے مسلمانوں کے واجب الاحترام، جان و مال سے زیادہ عزیز مذہب کی توہین کی، اور ان کے دینی بھائیوں کی جان و مال عزت و آبرو کو برباد کیا۔ اس لئے تمام روئے زمین کے مسلمانوں پر

فرض ہوگیا ہے کہ وہ اپنے دینی بھائیوں کی نصرت واعانت امداد اپنے پاک اور مقدس مذہب کی حفاظت اور اعلائے اسلام کی مدافعت کے لئے کھڑے ہوجائیں۔ اس فرض میں چین، جاوہ، ہندوستان، افغانستان، ترکستان، بخارا وغیرہ کے مسلمان برابر ہیں۔ کسی کی تخصیص نہیں۔ اسی طرح روئے زمین کے مسلمانوں پر ایشائی اور یورپین مظلوم مسلمانوں کی امداد و اعانت اور دشمنوں کی مدافعت فرض ہے اگرچہ امداد و اعانت کی صورت مختلف اور مدافعت کی نوعیت جداگانہ ہو۔

جمیعت علمائے ہند کے سامنے جہاں اور مذہبی و عملی فرائض ہیں وہاں اس وقت یہ فریضہ بھی اس کے پیش نظر ہے بلکہ تمام دیگر فرائض سے مقدم اور اہم ہے۔

ہندوستان کے مسلمانوں کا بیرون ہند کے مسلمانوں سے تعلق

رہا یہ سوال کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو بیرونی ہندوستان کے مسلمانوں کے ساتھ ایسا کونسا شدید تعلق ہے جس کی وجہ سے ان پر سات سمندر پار کے رہنے والوں کی جانی و مالی امداد فرض ہوجائے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام نے اپنے پیروؤں اور کلمہ گویوں کے درمیان ایک ایسا رشتۂ اتحاد و اخوت قائم کیا ہے۔ جو تمام قومی مصنوعی اتحاد سے بالاتر ہے اس میں قومیت اور لباس اور رنگ کا امتیاز نہیں۔ صرف خدائے واحد پر ایمان لانا ایک مغربی شخص کو اقصائے مشرق میں رہنے والے کا بھائی بنا دیتا ہے۔ اور ان بُعدالمشرقین کے رہنے والوں کے درمیان وہ تمام تعلقات قائم ہوجاتے ہیں جو ایک بھائی کو دوسرے بھائی کے ساتھ حاصل ہوتے ہیں حضرت حق تعالیٰ جل شانہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

انما المومنون اخوۃ (قرآن مجید)

"یعنی تمام مسلمان آپس میں، بھائی بھائی ہیں"

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

ان حقا علی المؤمنین ان یتوجع بعضھم لبعض کما یالم الجسد للراس (کنزالعمال)

"یعنی مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایک دوسرے کے لئے ایسے دردمند ہوں جیسے کہ سر درد میں باقی اعضاء بدن دکھ پاتے ہیں۔

المومنون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ (رواہ مسلم)

"یعنی تمام مسلمان مثل ایک جسم کے ہیں اگر آنکھ میں درد ہو تو تمام بدن دکھ اٹھاتا ہے اور سر درد ہو تو تمام بدن تکلیف پاتا ہے۔

اسی طرح ایک مسلمان کے درد اور دکھ سے تمام مسلمانوں کو درد اور تکلیف پہنچنا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاک فرمان اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ارشاد سے صاف ثابت ہوگیا ہے کہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے درد سے اس قدر صدمہ ہونا چاہئے جس قدر ایک عضو کی تکلیف سے دوسرے اعضاء کو تکلیف ہوتی ہے اور اس مثال سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ایمان اس وقت کامل ہوگا جبکہ دوسرے مسلمان کی تکلیف سے ایسی ہی بے اختیاری اور

> صدارت کے لئے ضروری تھا کہ صدر تمام
> جزئیات سے واقف ہو اور نہ تھکنے والی
> دماغی قوت اور نہ متزلزل ہونے والی
> قلبی عزیمت اور نہ سست ہونیوالی
> اعضاء و جوارح کی طاقت رکھتا ہو۔

اضطراری طور پر تکلیف پہنچے جس طرح ایک عضو کی تکلیف سے دوسرے اعضاء کی تکلیف بے اختیاری اور اضطراری ہوتی ہے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا ہے:۔

المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ

لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ

ترجمہ: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اسے دشمن کے پنجہ میں چھوڑے اور صحیح مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کی نصرت اور مدد سے منہ موڑے اور نہ اسے حقیر کرے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا ہے:۔

ما من امرء مسلم یخذل امرأ مسلما فی موضع ینتھک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا خذلہ اللہ تعالیٰ فی موطن یحب فیہ نصرتہ وما من امرأ مسلم ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ وینتھک فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ فی مواطن یحب فیہ نصرتہ المؤمن اخو المؤمن یکف عنہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ (ابوداؤد)

"جو کسی مسلمان مسلمان کی ایسے موقع پر مدد نہ کرے جہاں اس کی بے عزتی کی جاتی ہو اور آبرو پامال ہوتی ہو تو خدا اس کی اس جگہ مدد نہیں کرے گا جہاں یہ خدا کی مدد چاہتا ہے اور جو مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے گا جہاں اس کی عزت خراب کی جاتی ہے اور بے آبرو ہورہا ہے تو خدا اس کی اس جگہ مدد کرے گا جہاں یہ خدا کی مدد چاہتا ہے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس کو ہلاکت سے بچاتا اور پس پشت اس کی حفاظت کرتا ہے"

یہ ہیں خدائے برتر اور اس کے پاک رسول کے صریح فرمان اور یہ ہیں مقدس مذاہب اسلام کے جلیل القدر احکام جن کی وجہ سے ہندوستان کے مسلمان اپنے سمندر پار ... مذہبی بھائیوں کی امداد و اعانت کو اپنا مذہبی پاک فریضہ سمجھتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ اگر ہم نے اس دردناک مصیبت میں بھی ان کی بات نہ پوچھی کانوں میں تیل ڈالے بیٹھے رہے اور ان کو دشمنوں کا تختۂ مشق بنانے کے لیے چھوڑ دیا اور ان کی امداد و اعانت میں امکانی کوشش نہ کی تو قیامت کے دن خدائے جلیل و جبار کے قہر سے چھٹکارا مشکل ہے۔

اسلام سے پہلے قومی زندگی قائم رکھنے اور بنی نوع کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے اقوام عالم کا یہ طریقہ تھا کہ ایک دوسرے کے ساتھ حلف یعنی معاہدہ کرلیا جاتا تھا دونوں معاہد قومیں ایک دوسرے کی مددگار ہوتی تھیں ایک دوسرے کی طرف سے دشمنوں سے لڑتی تھیں۔ معاہدے کی یہ رسم غیر مسلم اقوام میں اب تک جاری ہے۔

> اپنے سمندر پار مذہبی بھائیوں کی
> امداد اپنا مذہبی پاک فریضہ سمجھتے ہیں

اسلام نے حلف یعنی معاہدۂ نصرت کو مسلمانوں کے آپس میں غیر ضروری قرار دیا۔ مگر غیر ضروری قرار دینے کا منشا یہ نہیں تھا کہ مسلمانوں کو متفقہ قومی طاقت یا باہمی معاونت کی ضرورت

ہیں بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کو خود ان کے پاک مذہب نے باہمی نصرت و اعانت کی ایسی مضبوط زنجیر میں جکڑ دیا ہے۔ جو انسانی معاہدہ نصرت سے کہیں زیادہ مضبوط اور استوار ہے کہ لیا اسی وقت سے وہ مسلمانوں کا بھائی ہو گیا۔ خواہ وہ اقصائے مغرب کا رہنے والا ہو یا منتہائے مشرق کا گورا ہو یا کالا کچھ تفاوت نہیں۔

بات یہ ہے کہ معاہدہ کرنے والے معاہدہ سے تین فائدے حاصل کرتے تھے۔ اول یہ کہ ایک معاہد دوسرے کے حملے سے محفوظ ہو جاتا تھا۔ دوسرے یہ کہ کسی تیسرے حملہ آور دشمن کے ساتھ مل کر اس سے لڑنے کا خطرہ نہیں رہتا تھا۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی دشمن پر حملہ کرے تو معاہد اس کی مدد کرے۔ یہ تینوں باتیں ہر مسلمان پر اسلام لاتے ہی فرض ہو جاتی ہیں مثلاً پہلی بات کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے حملے سے محفوظ ہو جائے۔ اس کے متعلق ارشاد ہے۔

سباب المسلم فسوق وقتاله كفر (بخاری)

"مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس پر حملہ کرنا کفر ہے۔"

دوسری حدیث میں فرمایا:

كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه

"یعنی مسلمان کو دوسرے مسلمان کے جان و مال اور آبرو پر حملہ کرنا حرام ہے"

تیسری حدیث میں ارشاد ہے:

الا لا ترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض (ترمذی)

دیکھو میرے بعد کافروں کی طرح نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو۔"

اور حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه واعد له عذابا عظيما۔ (سورۃ النساء)

"جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر خدا کا غضب اور لعنت نازل ہوگی۔ اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے بڑا عذاب مہیا کیا ہے۔"

اور دوسری بات کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی جانب سے یہ خوف نہ کرے کہ وہ میرے دشمن کے ساتھ ہو کر میرے اوپر حملہ کر سکے گا اس کے متعلق ارشاد ہے۔

لا يتخذ المومنون الكافرين اولياء من دون المومنين (تفسیر ابن جریر)

یعنی مسلمان کافروں کو اپنا دوست مسلمانوں کے خلاف نہ بنائیں کہ کفار کی طرف ہو کر مسلمانوں سے لڑیں۔"

تفسیر ابن جریر میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

ومعنى ذلك لا تتخذوا ايها المومنون الكفار ظهورا وانصارا توالونهم على دينهم وتظاهرونهم على المسلمين۔ (ابن جریر طبری)

"یعنی معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ اے مسلمانو! کفار کو اپنا حمایتی اور اپنا مددگار نہ بناؤ کہ ان کافروں سے تم ان کے دین میں دوستی کرو اور ان کی مسلمانوں کے خلاف مدد کرو۔

تیسری بات کہ اگر مسلمان کسی دشمن اسلام پر حملہ کرے تو تمام مسلمان اس کی مدد کریں اس کے متعلق حضور کا صاف ارشاد موجود ہے کہ:

پاک مذہب نے باہمی نصرت و اعانت کی ایسی مضبوط زنجیر میں جکڑ دیا ہے۔ جو انسانی معاہدہ نصرت سے کہیں زیادہ مضبوط اور استوار ہے

المومنون يد على من سواهم (ابو داؤد)

"تمام مسلمان دشمنان اسلام کے مقابلہ میں ایک ہی ہاتھ ہیں۔"

یعنی دشمنان اسلام کے مقابلہ میں تمام مسلمانوں کو اس طرح متفقہ طاقت سے کام لینا چاہیئے کہ گویا ان سب کی حرکت ایک ہاتھ کی حرکت ہے۔

پس جبکہ مسلمانوں کے لئے رسمی معاہدہ کی تمام ذمہ داریاں صرف اسلام لانے سے حاصل ہو جاتی ہیں تو مسلمان کو مسلمان سے معاہدہ کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ رہا مسلمانوں کا کسی دوسری قوم سے معاہدہ کرنا اور جب تک دوسرا فریق بدعہدی نہ کرے اس پر قائم رہنا یہ علیحدہ چیز ہے۔

کیا مادی قوت کے پرستاروں سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ان کے تسلط اور قبضہ کے بعد رسول پاکؐ کے روضہ مطہر کا احترام اور بیت الحرام کی حرمت باقی رہے گی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ آجکل دنیا کی وہ قومیں جو اپنے رسمی معاہدوں کو واجب الاحترام سمجھتی ہیں آیا ان کو یہ حق ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس آسمانی معاہدے اور مذہبی حلف سے روک دیں یا یہ کہہ سکیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ترکی یا عراق یا شام کے مسلمانوں سے اس آسمانی معاہدے اور مذہبی حلف سے روک دیں۔

عراق یا شام کے مسلمانوں سے کیا واسطہ۔ یہ خواہ مخواہ کے لئے چیخ و پکار کرتے ہیں۔ ہم تمام ایسے لوگوں سے بآنگ دہل کہہ دیتے ہیں کہ مسلمانوں میں باہمی نصرت و معاونت کا معاہدہ انسانی معاہدہ نہیں ہے بلکہ خدائے قدوس کا قائم کیا ہوا اور سخت تاکیدی مذہبی احکام کا قرار دیا ہوا معاہدہ ہے۔ اگر تمہارے اپنے قائم کیے ہوئے معاہدے تمہیں مجبور کرتے ہیں کہ امریکہ والے اگر یورپ میں تمہاری مدد کریں اور ان کی یہ مدد آئین و انصاف کے خلاف نہ سمجھی جائے تو مسلمانوں کو ان کا خدا، ان کا رسول، ان کا پاک مذہب حکم کرتا ہے کہ وہ اپنے دینی بھائیوں کی مدد کریں خواہ وہ کہیں کے رہنے والے ہوں۔

کسی انسانی قانون اور طاقت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے مذہبی فرائض سے روکے یا ان کی جائز مذہبی جدوجہد کو غیر آئینی قرار دے۔

یہاں پر طبعاً یہ سوال پیدا ہوگا کہ وہ کون سے واقعات ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو اس قدر بے چین اور مضطرب کر دیا ہے اور کیا اسباب ہیں جن کی وجہ سے بیرون ہند کے رہنے والے بھائیوں سے ہمدردی اور ان کی اعانت فرض ہو گئی ہے۔ اس کا جواب دینے اور سننے کے لئے پتھر کا دل فولاد کا کلیجہ درکار ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے بہت زیادہ وقت کی ضرورت ہے اس لئے اول تو اپنے ضعف کی وجہ سے دوسرے اس لئے بھی کہ بہت سے واقعات اور مظالم اخباروں اور تقریروں کے ذریعہ سے

عالم میں آشکارا ہو چکے ہیں۔ میں صرف چند جملوں پر ہی اختصار کرتا ہوں۔

معزز ناظرین: دنیائے اسلام میں گذشتہ چند صدیوں سے سلطان ترکی کی واحد سلطنت اسلامی شوکت کی ضامن تھی اور حرمین شریفین بیت المقدس عراق وغیرہ کے تمام اماکن مقدسہ مقامات محترمہ کی حفاظت کی کفیل تھی۔ جمہور اہل اسلام کے اتفاق سے سلطان ترکی خلیفۃ المسلمین مانے جاتے تھے اور خلافت کے فرائض نہایت خوبی سے انجام دیتے تھے ان کا عروج و ترقی اور انکی سلطنت کی وسعت جابر و غاصب مسیحی سلطنتوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتی تھی۔ اور وہ ہمیشہ اسی فکر میں لگی رہتی تھیں کہ خلیفۃ المسلمین کا اقتدار گھٹایا جائے اور مستقر خلافت پر قبضہ کرکے یورپ سے اسلام کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ اگرچہ سلطان ترکی پران مسیحی بھیڑیوں کے درمیان بالکل بتیس دانتوں میں ایک زبان کی مثل صادق تھی۔ مگر خلیفۃ المسلمین کی اسلام کے لئے جانبازانہ مقاومت ان غاصبوں کی متعصبانہ خواہشیں پوری نہ ہونے دیتی تھی۔ تاہم ان دشمنان اسلام کے دندان آز غریب ترکی کے بدن میں سے گوشت کے لوتھڑے نوچتے رہے۔ اور ۱۹۱۱ء سے تو اس لوٹ کھسوٹ کا متواتر ایک سلسلہ قائم ہو گیا ہے مصر جیسا زرخیز علاقہ، جزیرہ قبرص طرابلس سالونیکا یونان بلغاریہ، سرویا، البانیہ وغیرہ ترکی کے علاقے یکے بعد دیگرے ان ظالموں کی حوص الذیب کی بھینٹ چڑھ گئے۔ اور یہ ان بڑے بڑے لقموں کو ایسا ہضم کر گئے کہ ڈکار تک نہ لی۔ یہاں تک کہ یہ جنگ عظیم چھڑ گئی جس کا واحد سبب طمع گیری تھا مگر کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ ترکی کو بھی شریک جنگ ہونا پڑا۔ اور شریک بھی اس فریق میں جو برطانیہ سے برسرپیکار تھا۔ اس وقت تمام عالم کے مسلمان جس مصیبت میں مبتلا ہوئے اور بالخصوص برطانوی حکومت میں رہنے والے مسلمانوں کو جو مشکلات پیش آئیں اس کو خدائے علیم و حکیم ہی بہتر جانتا ہے۔

برطانوی مدبرین نے اپنی مسلمان رعایا کی تسلی کے لئے وقتاً فوقتاً چند اعلان شائع کئے جنہیں مسلمانوں کو اطمینان دلایا کہ ان کے مقامات مقدسہ پر کوئی آنچ نہ آئے گی۔ اور مستقر

مسلمانوں کا ان وعدوں پر یقین کر کے مطمئن ہو جانا ایک سخت غلطی تھی

خلافت پر کوئی معاندانہ قبضہ نہ کیا جائے گا۔ اگرچہ مسلمانوں کا ان وعدوں پر یقین کرکے مطمئن ہو جانا ایک سخت غلطی تھی جس کا تلخ ترین مزہ آج ان کے روحانی ذائقے کو تلخ بنا رہا ہے لیکن واقعہ یوں ہی ہوا کہ مسلمان اس وعدے پر مطمئن ہو گئے اور سلطنت برطانیہ کی جانی و مالی امداد کرکے شاندار فتح حاصل ہونے کے باعث ہے۔

ناظرین برطانیہ نے جیسے ہی ہوا کا رخ اپنے موافق دیکھا فوراً عیاری کے داؤ چلنے لگے اور تمام دنیا کی مہذب قوموں کی آنکھوں میں خاک ڈال کر تمام وعدے نسیاً منسیاً کر دیئے۔ مقامات مقدسہ پر قبضہ کر لیا۔ مستقر خلافت یعنی قسطنطنیہ کو فوجی قبضہ میں دبوچ لیا۔ سمرنا پر یونانیوں کو قبضہ دلایا۔ عرب کو ترغیب اور لالچ دیکر خلیفۃ المسلمین سے باغی بنا دیا۔ ترکی فوجوں سے ہتھیار رکھوا لئے۔ اور اس غریب کو رماذ التوامیں بے دست و پا کرکے نہایت ذلت آمیز شرائط صلح پر دستخط کرنے کے لئے مجبور کیا۔ شرائط صلح میں خاص طور پر اقتدار خلافت کو زائل کرنے والی شرطیں لگائی گئیں اور تمام دیگر طاقتوں کی مسلمان رعایا کا خلیفۃ المسلمین سے مذہبی سرپرستی کا تعلق قطع ہو گیا۔ ولی عہد ترکی کو حراست میں کر لیا اور اسی قسم کی ہزاروں غیر منصفانہ سلوک کئے گئے۔

ان لڑائیوں میں شام، عراق، عرب، سمرنا، ترکی کے مسلمانوں پر مصیبت کے پہاڑ توڑے گئے۔ لاکھوں مسلمان قتل کئے گئے۔ لاکھوں عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو گئے۔ ہزاروں کا گھر خانہ ویران ہو کر وطن سے بھاگ نکلے اور آج غیر ملکوں میں سڑکوں اور میدانوں پر بے یار و مددگار پڑے ہوئے ہیں۔ سینکڑوں کے سر پر کپڑا اور جان بچانے کے لئے قوت لایموت

حجرہ نشین زاہد کتاب کے کیڑے طالب علم مدرسوں میں درس دینے والے برق تقریر عالم دکانوں پر بیٹھنے والے تاجر اسباب ڈھونڈنے والے مزدور سب ایک صف میں کھڑے ہو گئے

بھی میسر نہیں۔ سمرنا میں ہزاروں بے گناہ قتل کر دیئے گئے۔ عورتوں کی عصمت دری کی گئی۔

یہ ہیں وہ روح فرسا اور جان سوز واقعات جنہوں نے عالم اسلام کے مسلمانوں کو بے چین کر دیا ہے اور جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان باقی ہے وہ سیماب وار بیقرار ہے اور اپنا شرعی اخلاق اور قانونی حق سمجھتا ہے کہ اپنے مظلوم بھائیوں کی نصرت و اعانت کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور جس طرح ممکن ہو اپنے بھائیوں کو دشمن کے نرغہ سے نکالے اور ان کے پنجۂ ظلم سے نجات دلائے۔

اخوت ایمانی کی ایک عالمگیر لہر اٹھی اور طرفۃ العین میں مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک دوڑ گئی سوتے ہوؤں کو بیدار کر دیا بیداروں کو اٹھا کر کھڑا اور کھڑے ہوؤں کو بے محابا دوڑا دیا۔

حجرہ نشین زاہد کتاب کے کیڑے طالب علم مدرسوں میں درس دینے والے برق تقریر عالم دوکانوں پر بیٹھنے والے تاجر اسباب ڈھونڈنے والے مزدور سب ایک صف میں آکر کھڑے ہو گئے۔ یہی نہیں بلکہ دول یورپ اور بالخصوص برطانیہ کی ظالمانہ اور غاصبانہ پالیسی دیکھ کر اکیس کروڑ برادران وطن بھی ان کے ساتھ ہمدردی کیلئے تیار ہو گئے۔

یہ فریضہ تو اپنے مسلمان بھائیوں کی اعانت اور امداد کے متعلق تھا جس میں انسانی ہمدردی اور اخلاقی مروت کی وجہ سے غیر مسلم بھائی بھی مسلمانوں کے دوش بدوش کام کر رہے ہیں۔ اس کے بعد دوسرا فریضہ حمایت مذہب اور اماکن مقدسہ کا احترام باقی رکھنے کے متعلق ہے جو مسلمانوں پر ان کے پاک مذہب نے عائد کیا ہے۔ سرور کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت!!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ آخری وصیت جو دنیا سے تشریف لے جاتے وقت مسلمانوں کو فرمائی یہ تھی:

اخرجوا المشركين من جزيرة العرب

"یعنی مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو"

اور دوسری روایت میں ہے

اخرجوا اليهود والنصارىٰ من جزيرة العرب

یعنی یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔"

ان احکام میں تمام مسلمان مخاطب ہیں۔ عرب و عجم کی کوئی تفریق نہیں۔ شامی یا ترکی یا ہندی کا کوئی امتیاز نہیں ان احکام کی وجہ یہ ہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اسلام کے اصلی سرچشمہ ہیں۔ حجاز کی مقدس سرزمین پہلی جگہ ہے کہ جہاں سے توحید ربانی کا آفتاب طلوع ہوا اور اس کے ذروں کو روشن کر کے ہر ذرے کو دنیا کے مختلف حصوں کے لئے ایک ایک آفتاب بنا دیا۔

اس پاک اور مقدس سرزمین پر اسلام کے حقیقی جانثاروں اور خدائے پاک کی توحید پر جان قربان کرنے والوں کے خون کے قطرے گرے ہیں۔ اور انہوں نے نہایت جلیل القدر قربانیوں کے بعد ان مقامات کو کفر و شرک کی نجاست سے پاک کیا ہے پس اس لئے کہ جزیرہ عرب اسلام کا اصلی سرچشمہ ہے۔ آفتاب توحید کا مطلع ہے۔ اسلامی شوکت کا مرکز اور تجلیات الٰہیہ کا مظہر ہے اس میں خدا کے سب سے زیادہ مقدس اور محبوب رسول کی آرامگاہ ہے اس میں دنیا کا سب سے پہلا توحید کا عبادت خانہ ہے۔ اس کے ریگستان کے ذرے صحابہؓ کے خون سے سیراب کئے گئے ہیں۔ اس میں اسلام کے جدِ اعلیٰ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی یادگاریں ہیں۔ ضروری ہے کہ کسی غیر طاقت اور اسلام دشمن سلطنت کے قبضہ اور تسلط سے پاک رہے۔

کیا امین خدا ماننے والوں کیا مادی قوت کے پرستاروں کیا دنیا کی تمام سرزمین کو اپنی جاگیر سمجھنے والوں سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ان کے تسلط اور قبضہ کے بعد رسول پاک کے روضہ مطہر کا احترام اور بیت الحرام کی حرمت باقی رہے گی۔ اور یہ دشمنانِ توحید اس کی تقدیس و تعلیم کو اپنے نقطۂ خیال سے ضروری سمجھیں گے رعایا کے مذہبی جذبات سے خوف کھا کر اور عام ہیجان کے خطرے سے دفعتاً کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے عالم اسلامی میں ایک دم طوفان برپا ہو جائے تو یہ اور بات ہے لیکن کوئی تجربہ کار جسے یورپین طاقتوں کی اس مذہبی عصبیت کا تجربہ ہے جس کی وجہ سے برطانیہ کے ذمہ دار

کسی انسانی قانون اور طاقت کو یہ حق نہیں کہ وہ مسلمانوں کو ان کے مذہبی فرائض سے روکے یا ان کی جائز مذہبی جدوجہد کو غیر آئینی قرار دے۔

ارکین فتح بیت المقدس کو شاندار صلیبی فتح قرار دیتے ہیں اور سالونیکا پر یونانیوں کے قبضہ کے وقت یہ کہہ کر خوشی مناتے ہیں کہ یورپ میں عیسائی مذہب کے داخل ہونے کا پہلا دروازہ پھر عیسائیوں کے پاس آ گیا۔ ایک منٹ کے لئے مطمئن نہیں ہو سکتا کہ ان دوست نما اعدائے اسلام کے تسلط کے بعد بھی مقامات مقدسہ کی حقیقی حرمت باقی رہ سکتی ہے بہت سے ظاہر بین مسلمان بھی اس دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں کہ انگریزی تسلط کے بعد حج جاری رہے گا بلکہ آرام و آسائش کے سامان زیادہ ہو جائیں گے۔ میں ان حضرات سے صرف اسی قدر عرض کرتا ہوں کہ آپ نے ایک ظاہری سفر کو حقیقی حج سمجھ لیا ہے اور ظاہری سفر کے آرام و آسائش کو حضور قلب اور اخلاص و حلاوت ایمانی کی جگہ دے دی ہے اور پھر ظاہری آرام و آسائش کا بھی آپ کو تجربہ ہو جائے گا ابھی ذرا ٹھہر جایئے اور یہ سنہرا طوفان جو خود غرضی اور عیاری کے ساتھ عرب کی سطح پر محیط ہو گیا تھا۔ ذرا کھل جانے دیجئے پھر آرام و آسائش کا بھی آپ کو پتہ چل جائے گا۔

جہاں پر یہ کہا جاتا ہے کہ حجاز پر انگریزی قبضہ نہیں ہے بلکہ مکہ شریف کی حکومت ہے میں عرض کروں گا کہ شریف مکہ کی حکومت کی حقیقت بھی واقف کاروں کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ بھلا وہ شریف جس نے اپنے قدیمی ولی نعمت اور واجب الاحترام آقا اور مفروض الطاعت خلیفۃ المسلمین سے ایک مسیحی سرداروں کی تصویر کو سینہ سے لگا رکھا ہو۔ وہ شریف جو خدا کے مقدس جائے امن سے مسلمانوں کو گرفتار کر کے کفار کے حوالے کر دے اس کی حکومت کس معنے میں اسلامی حکومت ہو سکتی ہے اور اس کا نام نہاد اقتدار اسلامی اقتدار کہلایا جا سکتا ہے۔ حاشا و کلا۔

یہ سنہرا طوفان جو خود غرضی اور عیاری کے ساتھ عرب کی سطح پر محیط ہو گیا تھا۔ ذرا کھل جانے دیجئے پھر!

الغرض بیت المقدس حجاز کی مقدس سرزمین عراق عرب یہ سب مسلمانوں کے اماکن مقدسہ ہیں مستقر خلافت کا یعنی قسطنطنیہ اور ایڈریانوپل قدیم اسلامی یادگار ہیں۔ ان تمام مقامات کو اسلامی شوکت و وقار کا مرکز اور خلافت اسلامیہ کا محور ہونے کی وجہ سے مذہبی احکام کے بموجب غیر مسلم اثر سے پاک و صاف رکھنا مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے یہاں تک اس کا بیان تھا کہ اس وقت مسلمانوں کے مذہبی فرائض کیا ہیں گذشتہ بیان سے معلوم ہو گیا کہ وہ فرائض یہ ہیں۔

اپنے مسلمان مظلوم بھائیوں کی نصرت و اعانت مقامات مقدسہ کی حفاظت خلیفۃ المسلمین کے اقتدار کی برقراری میں کوشش خلافت اسلامیہ کے استحکام کی سعی کرنا۔

باقی آئندہ شمارے میں

دوکان جیسے سونے کی کان

جس کا نام عربین جیولرز

جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔

تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

حسین سنٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی

فون نمبر : ۵۲۵۵۲۵

قسط اوّل

خطبۂ جمعہ

عصمت انبیا علیہ السلام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے
میں آج میں حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کی
کچھ دعائیں نقل کرتا ہوں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے صاحبزادے شاہ عبدالرزاقؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد کا معمول تھا کہ وہ اپنی مجلس وعظ میں یہ دعائیں کیا کرتے تھے۔

اللّٰھم انی اعوذ بک بوصلک من صدک وبقربک من طردک وبقبولک من ردک واجعلنا من اہل طاعتک وودک۔ واھلنا لشکرک وحمدک یا ارحم الراحمین۔

"اے اللہ! ہم پناہ لیتے ہیں آپ کے وصل کی آپ کے منہ پھیرنے سے اور ہم پناہ لیتے ہیں آپ کے قرب کی آپ کے دھتکارنے سے، اور ہم پناہ لیتے ہیں آپ کے قبول کی آپ کے رد کر دینے سے، اے اللہ! ہمیں اپنی اطاعت اور دوستی کرنے والوں میں سے بنا، اور ہمیں اپنے شکر و حمد کا اہل بنا کہ ہم ہر دم آپ کا شکر بجالاتے رہیں اور آپ کی حمد کرتے رہیں۔" اس کے بعد دوسری دعا نقل کی ہے۔

اللّٰھم انا نسئلک ایمانا یصلح للعرض علیک

"یا اللہ ہم آپ سے مانگتے ہیں ایسا ایمان جو صلاحیت رکھتا ہو آپ کی بارگاہ عالی میں پیش ہونے کی۔"

عرض اکبر سے مراد سب سے بڑی پیشی، قیامت کی پیشی، اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونا۔

وایقانا نقف بہ فی القیامۃ بین یدیک

"یا اللہ! اور ہم آپ سے مانگتے ہیں ایسا یقین، جس کے ساتھ قیامت میں ہم آپ کے سامنے کھڑے ہوں۔"

وعصمۃ ینقذنا بھا من ورطات الذنوب۔

"یا اللہ! اور ہم آپ سے مانگتے ہیں ایسی عصمت جس کے ذریعہ آپ ہمیں گناہوں کے گرداب سے بچالیں۔"

ورحمۃ تطھرنا بھا من دنس العیوب

"یا اللہ! اور ہم آپ سے ایسی رحمت کی درخواست کرتے ہیں، جس کے ساتھ آپ ہمیں عیوب کی گندگی سے پاک کر دیں۔"

وعلما نفقہ بہ اوامرک ونواھیک

"یا اللہ! اور ہمیں ایسا علم عطا فرما، جس کے ذریعہ ہم آپ کے امر و نہی کو سمجھیں۔"

وفھما نعلم بہ کیف نناجیک۔

"یا اللہ! ہمیں ایسا فہم نصیب فرما جس کے ذریعہ ہم یہ جان لیں کہ آپ کے ساتھ کیسے مناجات کریں۔"

> **نبی معصوم ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوسکتا، نہ کبیرہ گناہ، نہ صغیرہ نہ نبوت سے پہلے نہ نبوت کے بعد**

واجعلنا فی الدنیا والآخرۃ من اھل ولایتک۔

"یا اللہ! اور ہمیں دنیا اور آخرت میں اپنے اہل ولایت میں سے بنا دے۔"

واملأ قلوبنا بنور معرفتک

"یا اللہ! اور ہمارے دلوں کو اپنی معرفت کے نور سے بھر دے۔"

واکحل عیون عقولنا باثمد ھدایتک

"یا اللہ! اور ہماری عقلوں کی آنکھوں میں اپنی ہدایت کا سرمہ لگا۔"

واحرس اقدام افکارنا من مزالق مواطئ الشبھات

"یا اللہ! اور ہمارے افکار کے قدموں کی شبہات کے موقعوں پر پھسلنے کی جگہوں سے حفاظت فرما۔"

وامنع طیور نفوسنا من الوقوع فی شباک موبقات الشھوات

"یا اللہ! اور ہمارے نفسوں کے پرندوں کو ہلاک کرنے والی شہوتوں کے جال میں پھنسنے سے بچا۔"

واعنا علی اقامۃ الصلوات علی ترک الشھوات

"یا اللہ! اور نمازوں کے قائم کرنے میں شہوتوں کو چھوڑنے پر ہماری مدد فرما۔"

وامح سطور سیئاتنا من جرائد اعمالنا بایدی الحسنات۔

"یا اللہ! اور نیکیوں کے انعامات کے ذریعہ ہمارے نامۂ اعمال کے صحیفوں سے ہماری برائیوں کی سطروں کو مٹا دے۔"

کن لنا حیث ینقطع الرجاء منا اذا اعرض اھل الجود بوجوھھم عنا بین تحصل فی ظلم القبور رھائن افعالنا الی یوم المشھود۔

"یا اللہ! جب قبروں کی تاریکیوں میں ہم اپنے کئے ہوئے اعمال میں قیامت تک محبوس ہوں گے۔ اس حالت میں جب تمام اہل سخاوت ہم سے منہ پھیرلیں گے اور جب ہماری امیدیں سب سے منقطع ہو جائیں گی اس وقت آپ ہماری امیدوں کا سہارا بن جائیے۔"

واجر عبدک الضعیف علی ما الف

"یا اللہ! اور اپنے اس کمزور اس تالیف پر اجر عطا فرما۔"

واعصمہ من الزلل

"اور لغزشوں سے اس کو بچا۔"

ووفقہ والحاضرین لصالح القول والعمل

"اور اس کو اور تمام حاضرین کو اچھی بات کہنے اور اچھے کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔"

واجر علی لسانہ ما ینتفع بہ السامع وتذرف لہ المدمع ویلین القلب الخاشع

"یا اللہ! اور اس کی زبان پر وہ مضامین جاری فرما جن سے سننے والوں کو نفع ہو جن سے آنسو بہ پڑیں اور خشوع والے دل نرم ہو جائیں۔"

واغفرلہ ولنا ولحاضرین ولجمیع المسلمین

"یا اللہ! اور اپنے اس بندے کی اور تمام حاضرین کی اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما!"

اور حضرت شیخ رحمہ اللہ مجلس کے ختم ہونے پر حاضرین سے فرمایا کرتے تھے:

جعلنا اللہ وایاکم ممن تنبہ لخدمتہ وتنزہ من الدنیا وتذکر یوم حشرہ۔ واقتفی آثار الصالحین انہ ولی ذالک والقادر علیہ یارب العالمین۔

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں سے بنائیں جو اس کی خدمت کے لئے بیدار اور چوکنے رہتے ہیں۔ جو دنیا کی آلائشوں سے پاک صاف رہتے ہیں جو اپنے حشر کے دن کو یاد رکھتے ہیں۔ اور جو سلف صالحین کے نشان قدم کی پیروی کرتے ہیں بے شک وہ اس کا مالک ہے اور اس پر قادر ہے۔ اے رب العالمین! ایسا ہی کیجئے!"

اور پھر یہ شعر پڑھتے تھے:

ومن یترک الآثار قد ضل سعیہ
وہل یترک الآثار من کان مسلماً

اور جو شخص سلف صالحین کے نشان قدم کو چھوڑ دے اس کی محنت رائیگاں گئی اور کیا کوئی ایسا شخص جو مسلمان ہو سلف صالحین کے نشان قدم کو چھوڑ سکتا ہے؟۔

اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنا وصل نصیب فرما کر ہماری طرف سے منہ پھیر لینے سے ہمیں اپنی پناہ عطا فرما ایسا نہ ہو کہ جب قیامت میں ہم آپ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوں تو آپ ہم سے منہ پھیرنے والے ہوں، اور ہم سے اعراض کرنے والے ہوں، اور ہمیں اپنا قرب نصیب فرما کر ہمیں اپنی بارگاہ سے دھتکار دینے سے پناہ عطا فرما۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ہمیں اپنی بارگاہ سے نکال دیں، اور راندہ درگاہ بنا دیں جیسے ابلیس کو فرمایا گیا:

اخرج منہا فانک رجیم

"نکل جا کہ تو مردود اور راندہ درگاہ ہے!"

اور یا اللہ ہمیں اپنا قبول نصیب فرما کر ہمیں اور ہمارے اعمال کو رد کرنے سے پناہ عطا فرما یعنی ہم جو کچھ جیسا بن پڑتا ہے اس کو شرف قبول نصیب فرما۔ اور جو کچھ بھی ہم پیش کر رہے ہیں، اس کو رد نہ فرما اور ہمیں اپنی اہل طاعت اور اہل محبت میں سے بنا، جو لوگ کہ آپ کی طاعت کرتے ہیں، بندگی کرتے ہیں، آپ کے حکموں کی فرمانبرداری کرتے ہیں، ہمارا شمار قیامت کے دن اہل محبت اور طاعت میں سے کیجیو۔ اور ہمیں اپنے شکر اور حمد کا اہل بنا کہ ہم ہر دم آپ کا شکر بجا لاتے رہیں اور آپ کی حمد کرتے رہیں اور یا ارحم الراحمین۔ قیامت کے دن کچھ لوگ ایمان کے ساتھ حاضر ہوں گے، کچھ لوگ نفاق کے ساتھ حاضر ہوں گے، کچھ لوگ نعوذ باللہ کفر کے ساتھ حاضر ہوں گے، کچھ لوگ اخلاص لے کر حاضر ہوں گے، اور کوئی دکھلاوا اور ریاکاری لیکر حاضر ہوں گے، کوئی طاقت لیکر حاضر ہوں گے، اور کوئی نافرمانیاں لے کر حاضر ہوں گے، کوئی اس حالت میں حاضر ہوں گے کہ ملائکہ ان کو مار کھا دیں دے رہے ہوں گے، اور کچھ اس حالت میں حاضر ہوں گے کہ فرشتے ان پر لعنت کر رہے ہوں گے، کچھ ایسے حضرات حاضر ہوں گے کہ ان کی مہمان نوازی کی جائے گی۔

"نزلاً من رب رحیم!"

رب رحیم کی طرف سے ان کی مہمانی کی جائے گی!" کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو ذلیل کیا جائے گا، اے اللہ ہمیں ایسا ایمان نصیب فرما جو قیامت کی پیشی کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اور ایسا یقین نصیب فرما جس کے ساتھ ہم قیامت کے دن آپ کے سامنے کھڑے ہوں اور ہمیں ایسی عصمت عطا فرما (عصمت کے معنی بچانا) کہ ہمیں گناہوں کی دلدل سے نکال دے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کو عصمت عطا فرمائی جاتی ہے، نبی معصوم ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا۔ نہ کبیرہ گناہ، نہ صغیرہ گناہ، نہ نبوت سے پہلے نہ نبوت کے بعد۔

سبحان اللہ ہمارے دوست حضرت شاہ اسمٰعیل شہید کو 'وہابی' کہتے ہیں

ہاں! بھول چوک اور خطا ان سے ہو سکتی ہے، لیکن ان کی خطا بھی رضاء الٰہی کے لئے ہوتی ہے، خطا کے معنی یہ ہیں کہ ایک کام کرنے کا قصد کیا محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے۔ وہ اپنی جگہ صحیح تھا، جائز تھا، لیکن ان کے مقام رفیع سے نیچا تھا۔ ان حضرات کی شان کے لائق یہ تھا کہ اس سے اونچی بات کو سوچتے، اسی کا قصد کرتے، اور اسی کو اختیار کرتے۔ الغرض یہ حضرات کبھی بھول چوک کی وجہ سے افضل کو چھوڑ کر غیر افضل کو اختیار کر لیتے ہیں، جو ان کے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے خطائے اجتہادی کہلاتی ہے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی جتنی خطائیں ذکر کی گئی ہیں وہ سب اسی

انبیاء علیہم السلام کے دامن پر غبار بشریت کا کوئی دھبہ نہ آنے پائے

طرح کی ہیں کہ وہ کبھی شاذ و نادر طور پر افضل کو چھوڑ کر غیر افضل کو اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ بھی قصداً نہیں۔ بلکہ خطائے اجتہادی کے طور پر — بہرحال حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر ہمیشہ عصمت کا پہرہ رہتا ہے۔ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے فارسی میں، جس کا نام منصب امامت ہے، اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے، اس میں فرماتے ہیں:

ومعنی عصمت آنست کہ آنچہ بایشاں تعلق می دارد، اقوال وافعال وعبادات وعادات ومعاملات ومقامات واخلاق واحوال آں ہمہ را حق جل وعلا از مداخلت نفس وشیطان وخطأ ونسیان بقدرت کاملہ خود محفوظ می دارد، وملائکہ حافظین را برایشاں می گمارد تا غبار بشریت دامن پاک ایشاں را نہ آلاید........!

"اور عصمت کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمام چیزیں جو ان حضرات سے تعلق رکھتی ہیں، خواہ اقوال ہوں یا افعال عبادات ہوں یا عادات، معاملات ہوں یا مقامات اخلاق ہوں یا احوال۔ حق تعالیٰ شانہ ان تمام چیزوں کو اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ نفس و شیطان کی مداخلت سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور محافظ فرشتوں کو ان پر مقرر فرما دیتے ہیں۔ تاکہ بشریت کا غبار ان کے پاک دامن کو آلودہ نہ کرے........"

(سبحان اللہ! ہمارے دوست حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ کو وہابی کہتے ہیں)۔

تو حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر ہمیشہ عصمت کا پہرہ رہتا ہے تاکہ شاہ شہید رحمہ اللہ کے بقول ان کے مقدس دامن پر غبار بشریت کا کوئی داغ دھبہ نہ آنے پائے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ایک ہے گناہ کرنے کی طاقت نہ ہونا یہ عصمت نہیں اور ایک یہ ہے کہ گناہ کرنے کی طاقت تو ہے لیکن اس کے باوجود گناہ کا صادر

ہونا ممکن نہیں۔ اسی کو عصمت کہتے ہیں۔

اس کی مثال ایسے سمجھ لیجئے کہ ایک شخص روزے دار ہے، شام کا وقت ہے، افطار کے وقت بہت اچھی اچھی چیزیں اس کے سامنے رکھی ہوئی ہیں، بھوک اور پیاس بھی ہے، کھانے کی خواہش بھی ہے، اور یہ ان کو کھا بھی سکتا ہے، اس کو کھانے کی طاقت بھی ہے یہ نہیں کہ کھانے کی قدرت نہ ہو، لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا نہیں کھاؤ گے، اس لئے یہ نہیں کھاتا، اس حکم الٰہی کے احترام میں ممکن نہیں کہ یہ کھائے، اگر کوئی اس کو زبردستی کھلانا چاہے تب بھی نہیں کھائے گا، الغرض کھانے کی طاقت ہے لیکن اس کے باوجود محض حکم الٰہی سمجھتے ہوئے نہیں کھاتا۔ یہی مثال انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عصمت کی سمجھ لیجئے، عصمت کے یہ معنی نہیں جس کام کو گناہ کہتے ہیں ان حضرات کو اس کے کرنے کی قدرت و طاقت نہیں ہوتی، بلکہ ان میں بھی طاقت موجود ہے لیکن وہ عصمت کی وجہ سے گناہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہر وقت ان پر عصمت کا پہرہ رہتا ہے، یہ معنی ہیں عصمت کے، ان میں طاقت ہوتی ہے بلکہ دوسرے لوگوں سے زیادہ طاقت ہوتی ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد منقول ہے کہ ہم آپس میں یہ بات ذکر کیا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس مردوں کی قوت عطا کی گئی ہے۔ (بخاری ص۴۱ ج ۱)

اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس جنتیوں کی طاقت عطا کی گئی تھی۔

(فتح الباری ص۳۷۸ ج ۱)

اور صحیح حدیث میں وارد ہے کہ ایک جنتی کو سو مردوں کی قوت عطا کی جائے گی۔ (ترمذی ص۸۱ ج ۱، عن انسؓ) (مسند احمد ص۳۷۱ ج ۴، ابن ابی شیبہ ص۱۰۸ ج ۱۳، دارمی ص۳۳۴ ج ۲، موارد الظمآن ص۶۵۴، عن زید بن ارقمؓ)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں کے ملانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت چار ہزار مردوں کے برابر ثابت ہوئی۔ (فتح الباری ص۳۷۸ ج ۱)

تو انبیاء کرام علیہم السلام میں طاقت زیادہ ہوتی ہے اس کے باوجود عصمت کی بنا پر وہ ضبط نفس سے کام لیتے ہیں صبر کرتے ہیں اس لئے ان کا مجاہدہ بھی بڑھ جاتا ہے اور ان کا اجر بھی بڑھ جاتا ہے۔

ہمارے حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ کی خدمت میں شکایت کی گئی کہ خانقاہ میں ایک آدمی ہے روٹیاں بہت کھاتا ہے، یہ شخص خانقاہ کے ذاکرین میں سے تھا، یہ حضرات حکیم ہوتے ہیں، حضرت نے فرمایا کہ بھائی یہ جو خانقاہ میں کھانا کھاتا ہے تو تم اس کو دیکھتے ہو اس سے پوچھو کہ خانقاہ میں آنے سے پہلے کتنا کھایا کرتا تھا؟ چنانچہ اس سے پوچھا گیا کہ یہاں آنے سے پہلے کتنی روٹیاں کھایا کرتے تھے کہنے لگا بیس کھایا کرتا ہوں، یہاں آکر چار نہیں پانچ کھا لیتا ہوں گا، تو جس شخص کو بیس روٹیوں کی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار مردوں کی طاقت عطا فرمائی گئی تھی

بھوک ہو اور وہ پانچ روٹیاں کھائے اس نے چوتھائی بھوک کھائی، اور جو ڈیڑھ روٹی نہ کھا سکتا ہو اگر وہ دو روٹیاں کھا لے تو اس نے اپنی بھوک سے آدھی روٹی زیادہ کھائی اب غور کرو کہ کس نے تھوڑا کھایا؟ ڈیڑھ روٹی کی بھوک رکھنے والا اگر دو روٹیاں کھا جائے اس نے تو مجاہدہ نہیں کیا، اس نے تو اپنی بھوک سے زیادہ کھا لیا، لیکن جس بے چارے کی بھوک بیس روٹیوں کی تھی اس نے پانچ کھائیں اس نے واقعی مجاہدہ کیا کہ اپنی بھوک کا چوتھا حصہ پورا کیا تین حصے پورے کئے، تو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے عام انسانوں سے زیادہ قوتیں عطا فرمائی ہیں ان قوتوں کے باوجود وہ صبر کرتے ہیں۔ میں ماموں کانجن میں ہوتا تھا، ہمارے سامنے ایک خاتون ڈاکٹر تھیں، اس کا بھائی اس سے ملنے کو آیا، بالکل نوعمر سا تھا، بیس، بائیس سال کی عمر ہوگی، بے چارا بہت سے مسائل میں غلط فہمیوں میں الجھا ہوا تھا، وہ ہر بات میں کہتا تھا کہ یا تو یہ مسئلہ غلط ہے یا مولوی جھوٹ بولتے ہیں، خیر مجھ سے گفتگو کرنے لگا میں نے کہا کہ بے چارہ نوعمر ہے، اس کو سمجھانا چاہئے۔

کہنے لگا کہ ہم نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں اور مولوی ہمیں کہتے ہیں کہ صرف چار نکاح کر سکتے ہیں، یا تو مولوی جھوٹ بولتے ہیں یا حدیث غلط ہے، میں نے اس کو سمجھایا کہ نہ تو مولوی بھی جھوٹ بولتے ہیں اور نہ حدیث ہی غلط ہے، ہمیں چار تک بیویاں رکھنے ہی کی اجازت ہے، چار سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے، اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دنیا سے تشریف لے گئے اس وقت آپؐ کے عقد میں نو ازواج مطہرات تھیں، میں نے اس کو تعداد ازواج کے مسئلہ میں بہت سی چیزیں سمجھائیں ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار مردوں کی طاقت عطا فرمائی گئی تھی۔ اور جب ہر مرد کے لئے چار بیویوں کی اجازت ہے تو جو شخص چار ہزار مردوں کے برابر طاقت رکھتا ہو اس کو سولہ ہزار بیویوں کی اجازت ہونی چاہئے تھی مگر آپؐ نے صرف نو بیویوں پر کفایت فرمائی، ادھر میرا اور آپ کا یہ حال ہے کہ شاید ایک بیوی کے بھی لائق نہیں، اب ایک شخص تو وہ ہے جس کی طاقت ایک بیوی کی بھی متحمل نہیں، اس کو چار بیویوں کی اجازت ہے، اور ایک شخص وہ ہے جس کو سولہ ہزار کی طاقت ہے، اس کو صرف نو بیویاں دی گئیں، اب تم بتاؤ کہ کس کے ساتھ رعایت کی گئی؟

دوسری بات یہ کہ ہر آدمی کے کچھ نظریات ہوتے ہیں، اور اس کو اپنی دعوت کو پھیلانے کا حق دیا گیا ہے، مردوں میں تو آدمی خود کام کر سکتا ہے لیکن عورتوں میں کام کرنے کے لئے اس کو کسی نائب کی کسی سیکرٹری کی ضرورت ہے، اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بیوی کو تجویز کیا ہے۔ یہ تو ہمارے زمانے کا دستور ہے کہ نامحرم بھی سیکرٹری ہیں، عورتوں کے مرد، اور مردوں کی عورتیں، عورتوں کے اعضاء مستورہ کا علاج مرد کرتے ہیں، اور مردوں کے اعضاء مستورہ کا علاج بے چاری لڑکیاں کرتی ہیں، میرے پاس بہت سی لڑکیوں کے خطوط آتے ہیں کہ ہم ڈاکٹری پڑھتی ہیں اور ہمیں مردوں کے اعضاء مستورہ کو دیکھنا اور چھونا پڑتا ہے، ہم کیا کریں؟ میں لکھ دیتا ہوں کہ بیٹا اس معاشرے کی خرابی ہے یا تو تم ڈاکٹری پڑھنا چھوڑ دو، یا گورنمنٹ سے اس قباحت کے خلاف احتجاج کرو، ہوتا یہ ہے کہ میت کی برہنہ لاش رکھی ہے، اور لڑکے اور لڑکیاں سب مل کر اس کا پوسٹ مارٹم کرتے ہیں، اور سب

کے سامنے مردہ کے اعضائے مستورہ کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ یہ معلوم جدید معاشرے نے شرم و حیا کا جامہ کیوں تار تار کر دیا ہے، مرد اور عورت کا کوئی امتیاز نہیں رہنے دیا گیا۔ اب دیکھئے کہ زچہ خانوں میں بعض مرد ڈاکٹر زچگی کرواتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ سے عورتوں کے ساتھ خاص سمجھی گئی ہے، لیکن یہ جدید فیشن ہے جس نے مرد کو مرد نہیں رہنے دیا، اور عورت کو عورت نہیں رہنے دیا۔ حیا اور شرم کا تصور ہی ختم کر دیا۔ نرسنگ کا پیشہ خاص طور سے لڑکیوں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ عورت بہتر تیمارداری کر سکتی ہے حالانکہ محرم عورتیں بھی اپنے محرم مرد کو پیشاب پاخانہ کرواتے ہوئے شرم محسوس کرتی ہیں، لیکن ہسپتالوں میں نامحرم لڑکیوں کو اس خدمت پر مقرر کر دیا گیا ہے اور وہ اجنبی مردوں کو پیشاب پاخانہ کراتی ہیں، اس کا کوئی احساس ہی نہیں کہ شرم و حیا بھی کوئی چیز ہے۔ تو میں اس زمانے کی بات نہیں کر رہا، یہ تو ماشاء اللہ بیسویں صدی ہے، میں اس معاشرے کی بات کر رہا ہوں جس میں غیر عورتیں سیکرٹری نہیں بن سکتیں، تو اللہ تعالیٰ نے ہر مرد کو چار تک سیکرٹری رکھنے کی اجازت دے دی ہے، کہ عورتوں کے میدان میں دعوت و تبلیغ کا کام کرنے کے لئے تم اپنے چار معاون رکھ سکتے ہو، وہ تمہارے لئے محرم ہوں گی نامحرم نہیں، تم ان کو سمجھا دو گے اور وہ مستورات تک تمہاری دعوت پہنچا دیں گی، یہ تو اللہ تعالیٰ نے عام آدمیوں کو اجازت دی ہے۔ اور اب رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر غور کرو، جن کا دین اسود و احمر کے لئے ہے، گورے اور کالے کے لئے ہے، مشرق اور مغرب کے لئے ہے، موجود اور غائب کے لئے ہے، ہر وقت اور ہر زمانے کے لئے ہے، ہر خطہ اور ہر جگہ کے لئے ہے، ہر شخص اور ہر قوم کے لئے ہے۔ تم بتاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعوت کو امت کی تمام عورتوں تک پہنچانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنی عورتیں ہونی چاہیئے تھیں اس وقت پتہ نہیں کہاں سے مضامین کی آمد ہوتی ہوگی اس نوجوان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ بیویاں ہونے کی حکمتیں سمجھاتے ہوئے جب میں چار نکات بیان کر کے یہ کہا کہ نمبر پانچ۔ تو وہ صاحب کہنے لگے کہ اگر آپ مجھے آدمی سمجھتے ہیں تو وہ مسئلہ میں سمجھ گیا ہوں۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اور لوگوں سے زیادہ قوت ہوتی ہے اور جتنی زیادہ قوت اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائی ہے اتنا ہی ضبط نفس بھی کامل انہیں عطا فرمایا ہے، یہی مجاہدہ ہے، جس سے ان کا اجر بھی بڑھتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ

حضرات انبیاءؑ کبھی شاذ و نادر طور پر افضل کو چھوڑ کر غیر افضل کو اختیار کر لیتے ہیں

عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار ہے اور بہت ہی شدید بخار ہے، کہنے لگے یا رسول اللہ آپؐ کو تو بہت ہی شدید بخار ہے فرمایا ہاں مجھے تم لوگوں سے دوگنا بخار ہوتا ہے۔ اللہ اکبر! دو آدمیوں کے برابر اتنا بخار، اگر معمول بخار ایک سو دو ایک سو تین درجہ کا فرض کر لیا جائے تو اس کا ڈبل کتنا ہوگا؟ معمول کا بخار اگر ایک سو چار پانچ تک پہنچ جائے پھر تو ہمارا جو حال ہو جاتا ہے وہ آپ کو معلوم ہے۔ فرمایا کہ ہاں تمہارے آدمیوں کے برابر مجھے بخار ہوتا ہے، حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کہنے لگے کہ اس کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجر بھی تو دہرا ملے گا نا۔ فرمایا ٹھیک سمجھے ہو۔ (مشکوٰۃ شریف)

خیر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ عصمت کے یہ معنی ہیں کہ بیوی میں طاقت نہیں ہوتی، طاقت ہوتی ہے، اگر طاقت نہ ہو تو ان کو ثواب کیا ملے گا؟ ان میں طاقت ہوتی ہے، طاقت ہونے کے باوجود ان پر عصمت کا پہرہ رہتا ہے۔

باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار کی چند اہم تصانیف و تراجم

سنتِ نبویہ اور قرآنِ کریم (اردو) ۳۰/-	قرآن کریم سے حجیت حدیث ثابت کرنے کیلئے ایک اہم و نادر شاہکار	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۲۰۰
السنة النبوية ومكانتها في ضوء القرآن الكريم (عربی) ۶۵/-	عربی ٹائپ میں حجیت حدیث پر اہم دستاویز	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۲۳۹
كشف النقاب عما يقوله الترمذي وفي الباب (عربی)	جامع ترمذی کی فی الباب کی احادیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ مرفوعات و موقوفات کا عظیم ذخیرہ	سائز ۲۰×۳۰/۸ [illegible]
الإمام الترمذي وتخريج كتاب الطهارة من جامعه (عربی) ۱۶۰/-	جامع ترمذی کی کتاب الطہارۃ کی مکمل تخریج اور ترمذی و جامع ترمذی پر سیر حاصل بحث	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۴۴۰
القصائد البنورية (عربی) ۵۰/-	عربی زبان میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے شاندار اشعار کا مجموعہ مع مختصر تعلیقات	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات [illegible]
المقدمات البنورية (عربی/اردو) ۵۰/-	حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ کے مختلف کتابوں پر لکھے ہوئے مقدمات و پیش لفظ کا مجموعہ	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۳۹۳
جامعة ديوبند الإسلامية في ضوء المقالات البنورية (عربی) ۲۰/-	دارالعلوم دیوبند سے متعلق حضرت مولانا بنوریؒ کی بے نظیر تحریرات کا مجموعہ	سائز ۲۳×۳۶/۱۶ صفحات ۹۶
مجرّباتِ بنوریہ (اردو) ۴۰/-	حضرت مولانا بنوری اور ان کے والد ماجد رحمہما اللہ کے طبی منتخبات	سائز ۲۳×۳۶/۱۶ صفحات ۳۲۰
اسلام اور تربیتِ اولاد (اردو ترجمہ) ۲ جلدیں ۲۵۰/-	مبدء طفولیت کے اسلامی آداب و ضوابط کے جاننے اور ہر قسم کی دینی و دنیاوی راہنمائی، بچے کیلئے والدین کی رہنما کتاب	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۱۰۲۸
جنت کی چالیس راہیں (اردو ترجمہ) ۳۰/-	جنت حاصل کرنے کی آسان تدبیریں اور وہ امور جن پر جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۱۹
اسلام اور شادی (اردو ترجمہ) ۲۴/-	پیغام نکاح، شبِ زفاف اور میاں بیوی کے حقوق پر مشتمل نادر تحریر	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۴۳
علماء، مبلغین اور مجاہدین کے نام (اردو ترجمہ) ۱۸/-	علماء، مبلغین اور مجاہدین کیلئے راہنما کتاب	سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۸۰

ناشر: دار التصنیف جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی ۵

غانا میں قادیانی عبادت گاہوں کے سامنے زبردست مظاہرہ

قادیانیت کے سدِ باب کے لئے ایک تنظیم کا قیام

افریقی عیسائی تنظیموں کی قادیانیوں کو ۳۵ ملین ڈالر کی امداد

غانا کی ایک رپورٹ

گزشتہ دنوں غانا کے دارالحکومت اکرا میں اسلامی تنظیموں کا "مجلس تعمیر دارالکتاب" کے دفتر میں ایک بڑا اجتماع منعقد ہوا جس میں شرکاء نے اجلاس قادیانیت کے خلاف ایک قرارداد منظور کی جس میں اعلان کیا گیا کہ ان کی پرفریب چالوں کو چلنے نہیں دیا جائے گا اور ان عبارتوں کو مٹا دیا جائے گا جو سراسر اسلام کے خلاف ہے اخبار العالم اسلامی مکہ مکرمہ کی اطلاع کے مطابق غانا کے کئی سو مسلمانوں نے قادیانی عبادت گاہوں کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا اور ان تمام غلط عبارتوں کو اپنی عبادت گاہ سے مٹانے پر مجبور کیا جو انہوں نے لکھی ہوئی تھیں نائجیریا میں بھی مسلمانوں نے مظاہرہ کر کے قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں سے ایسی عبارتوں کو مٹانے پر مجبور کر دیا۔

غانا کے علماء اسلام نے کہا ہے کہ قادیانی مرتدوں نے اپنے پنجے افریقہ میں گاڑھ دیئے ہیں اور اس باطل گروہ نے براعظم افریقہ کے باشندوں کے ذہنوں میں قادیانیت کا بیج بونے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیشہ سے ان کی سرگرمیاں اور منصوبے اسلام کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔ ان کے خفیہ اجلاس "محمود ہال" لندن میں ہوتے ہیں جہاں قادیانی مبلغوں کی کھیپ تیار کی جاتی ہے۔ اور اس طرح حیفا مقبوضہ فلسطین (اسرائیل) میں ان کے اجتماعات ہوتے ہیں اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ یہودی لوگ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور ان کے عقائد کو بگاڑنے کے لئے قادیانیوں کی بھرپور مدد کر رہے ہیں۔

افریقہ میں واقع یہودی سفارتی اداروں نے اپنی امداد اسلامی تنظیموں کو قادیانیوں کے ذریعہ دینا چاہی تھی جس کو تمام اسلامی اداروں نے رد کر دیا ہے۔ سیرالیون کی تمام اسلامی تنظیموں نے قادیانیوں کے مطبوعہ قرآن مجید لینے سے انکار کر دیا جو حیفا مقبوضہ فلسطین (اسرائیل) کے ذریعہ یہاں پہنچے تھے۔

مغربی غانا کے شہر سودورو میں قادیانیوں نے حال ہی میں اپنی نئی عبادت گاہ اور ایک ہسپتال بنایا ہے جس میں ڈاکٹرز نرسیں اور دیگر تمام عملہ یہودیوں اور عیسائیوں پر مشتمل ہے۔

قادیانی ادارے براعظم افریقہ کے اکثر ممالک میں پھیل گئے ہیں۔ افریقہ کے دس ملکوں میں ان کے بڑے بڑے مراکز ہیں۔ جو سب مسلمانوں کے خلاف تندہی سے کام کر رہے ہیں۔

غانا کے دارالحکومت اکرا میں علماء اسلام کا پچھلے دنوں

> **علماء کرام نے کہا کہ قادیانی برطانوی استعمار کا پروردہ ہے۔ اور اسی کا مقصد امت اسلامیہ سے خیانت اور دشمنان اسلام سے تعاون کرتا ہے۔**

جو اجتماع ہوا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ قادیانی ٹولہ مسلمانوں کو دھوکہ دے رہا ہے انہوں نے مسلمانوں کو قادیانیت کے خطرے سے آگاہ کیا۔ اور اس اعلان کو دہرایا کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار کافر ہیں۔

علماء اسلام نے اس اجلاس میں ایک متفقہ بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ قادیانی ایک خطرناک گروہ ہے جس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اسلام کی آڑ میں وہ اپنے ناپاک عزائم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اور اپنے کافرانہ عقائد مثلاً جہاد کی منسوخی، قرآن کی تحریف نبوت کا اجراء کو مسلمانوں میں پھیلانا ہے

علماء کرام نے اپنے بیان میں مزید کہا ہے کہ قادیانی برطانوی استعمار کا پروردہ ہے اور اسی کے دور میں یہ پروان چڑھا۔ اس کا مقصد امت اسلامیہ سے خیانت اور دشمنان اسلام سے تعاون کرنا ہے جبکہ اب یہ اسلام دشمن طاقتیں قادیانی ٹولے کو اسلام کی تخریب اور اس کی شکست و ریخت کے لئے استعمال کر رہی ہیں۔ علماء نے کہا ہے کہ قادیانیوں نے افریقہ میں اپنی عبادت گاہوں کے بنانے میں جو وسائل اختیار کئے ہیں وہ سب اسلام دشمن طاقتوں نے انہیں فراہم کئے ہیں۔ تاکہ قادیانی اپنی ان عبادت گاہوں کے ذریعہ اپنے باطل مذہب کو مسلمانوں میں پھیلائے۔ نیز دیگر قادیانی اداروں اسکولز اور یتیم خانوں کا بھی یہی مقصد ہے کہ مسلمان بچوں کو کافر بنایا جائے ان اداروں کے بنانے سے قادیانی ٹولے کا مقصد اسلام میں کفر تمام پھیلا رہے ہیں۔ اس کا بھی یہی مقصد ہے کہ مسلمانوں میں باطل عقائد کو پھیلا دیا جائے۔

حاجی آدم تراورے نے قادیانیت کے فتنے کے خلاف کام شروع کر دیا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس فتنے کے بارے میں آگاہ کر سکیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف قادیانی ٹولہ جو سازشیں کر رہا ہے اس کو بے نقاب کر سکیں انہوں نے کہا کہ قادیانی کے خلاف کھڑے ہونے کا مقصد قادیانی گروہ کے خطرناک عزائم سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ جو اسلام کے نام پر دھوکہ اور جعلسازی کا کاروبار کر کے مسلمانوں کو بے چینی اور پریشانی میں مبتلا کر رہے ہیں۔ ان کے اس دھوکے کی قلعی کھولنی ہے۔ اسلام کو مٹانے اور اس میں تغیر و تبدل کا جو قادیانیوں نے گھناؤنا سلسلہ شروع کیا ہے اس کے بارے میں امت کو خبردار کرنا ہے انہوں نے کہا کہ قادیانی مراکز کو مغربی ممالک سے امداد مل رہی ہے اور بعض ان مشرقی ممالک سے بھی مل رہی ہے جو براعظم افریقہ میں کمیونزم کے پھیلاؤ کے خواہاں

ہیں۔ یہودی، مسیحی اور فری میسن تنظیمیں بھی ان کی مدد کرنے میں پیش پیش ہیں۔

شیخ مصطفیٰ ابراہیم جو وہاں کی مقامی تنظیم مجلس التنمیہ والکتاب الاسلامی "اکرا" کے سربراہ ہیں نے کہا ہے کہ علماء اسلام نے ایک تنظیم "الحلات الامینیہ" کے نام سے قائم کی ہے جس کا مقصد براعظم افریقہ میں قادیانی خطرات کا مقابلہ کرنا ہے اور مسلمانوں کو خبردار کرنا ہے کہ وہ قادیانیوں سے کسی قسم کا میل جول نہ رکھیں۔ اور ان کے ساتھ کسی قسم کا کاروبار نہ کریں ان کا اجتماعی، اقتصادی، ثقافتی طور پر بائیکاٹ کریں ان سے شادی بیاہ نہ کریں۔ اور اپنے قبرستان میں ان کے مُردے دفن نہ کریں۔ اس لئے کہ یہ لوگ مرتد کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اس اعلان کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ بہت سے مسلمان خاندانوں نے اپنے نکاح فسخ کے لئے عدالت سے رجوع کیا ہے اور عدالتوں سے بعض احکامات صادر ہو چکے ہیں جن میں بتلایا گیا ہے کہ اسلام میں کسی کافر مرد کا مسلمان عورت کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے۔ اور اس شوہر کو مرتد سمجھتا ہے جس کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہ ہو۔ اور قادیانیوں کا ختم نبوت پر ایمان نہیں ہے۔ لہٰذا عدالت نے قادیانی شوہر اور مسلمان بیوی میں تفریق کا حکم دیا ہے اور نکاح ان دونوں کے درمیان فسخ کر دیا ہے۔ اور اولاد کا حکم مسلمان کے لئے

عیسائی تنظیمیں افریقہ میں قادیانی کتب کو پھیلانے کے لئے ۵ء۳ ملین ڈالر خرچ کر رہی ہیں

کیا ہے۔

علماء اسلام نے براعظم افریقہ میں کام کرنے والی تمام اسلامی تنظیموں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں قادیانی سرگرمیوں کو بند کریں۔ اور جہاں کہیں قادیانیوں کی عبادت گاہیں اسکولز، ہسپتال، پناہ گاہیں یا ان کے وہ مراکز جہاں ان کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ وہاں وہاں ان کے عزائم سے مسلمان کو آگاہ کریں اور ان کے مقاصد کو بے نقاب کریں اور مسلمانوں کے سامنے ان کے کفر کا اعلان کرنا ہے اور نئے سرے سے لوگوں کو بتلانا ہے کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔

اور علماء اسلام نے تمام اسلامی تنظیموں کو متوجہ کیا ہے کہ وہ افریقی ممالک کی حکومتوں کو قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے سلسلے میں دوڑ دھوپ کریں اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوائیں اور اسلام کے نام پر کام کرنے کی ان کو اجازت نہ دیں۔

۱۹۷۴ء میں ۱۴۴ اسلامی تنظیموں کا اجتماع مکۃ المکرمہ میں ہوا تھا ان سب نے اعلان جاری کیا تھا کہ قادیانی کافر ہیں یہ اسلامی تنظیمیں تمام دنیا کے مسلمانوں کی نمائندگی کر رہی تھیں۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

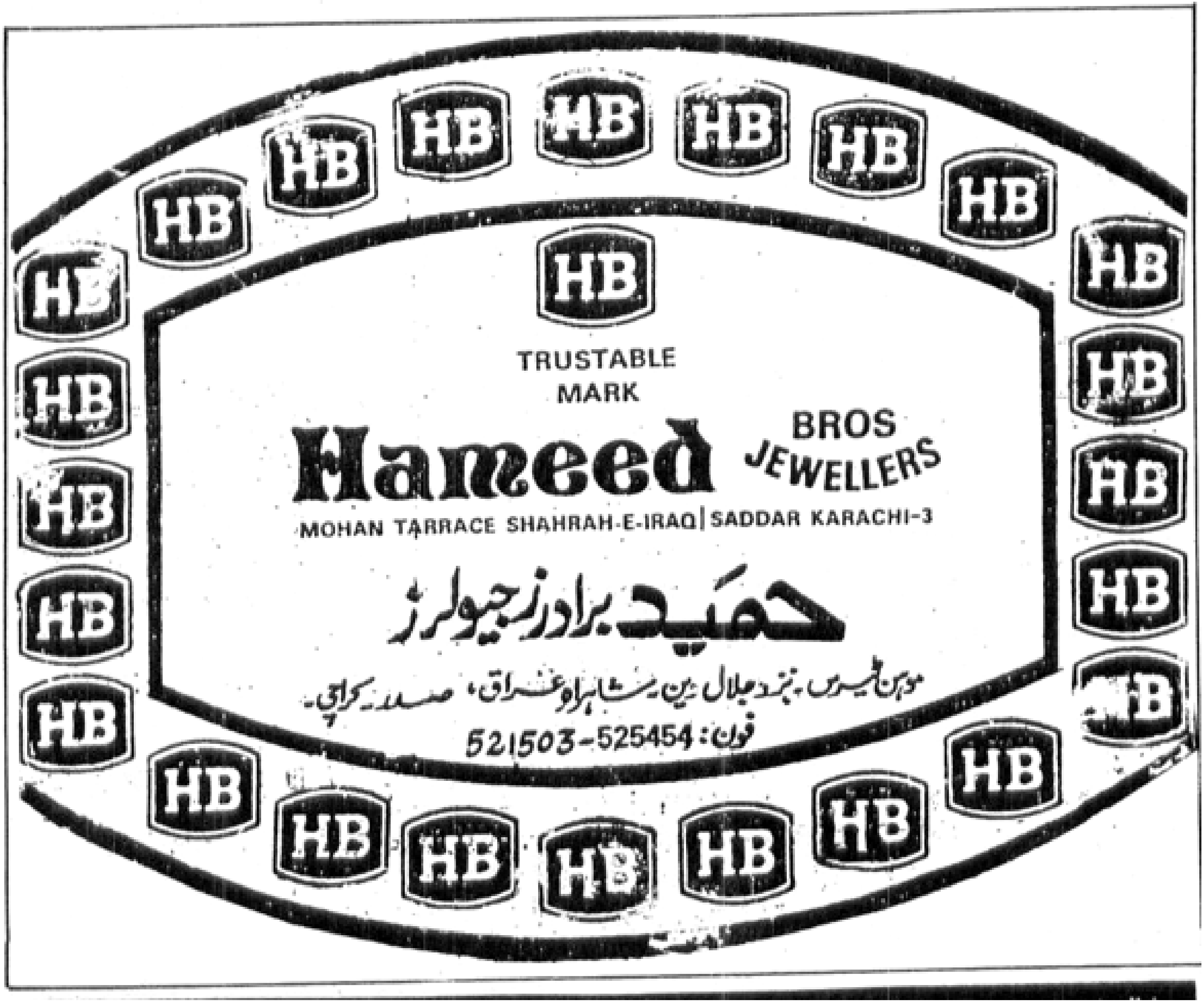

ہمارے قائدِ اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا منظور احمد الحسینی

قیادت کا معنی لفظ قائد قیادت سے ماخوذ ہے قیادت کا معنی جیسا کہ منجد لغت میں لکھا ہے سردار ہونا اس لحاظ سے قائد کا معنی ہوگا قوم کا سردار، اُمت کا پیشوا۔

اچھی قیادت کی ضرورت یہ جاننا ضروری ہے کہ ہر قوم کے لئے اچھی قیادت کا ہونا ضروری ہے جب کوئی قوم اچھی قیادت سے محروم ہو جائے تو وہ ہر قسم کی ترقی سے بھی محروم ہو جاتی ہے کیونکہ ایسے قائد قوم کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے اور محض لہو ولعب میں معروف رہتے ہیں اور اس سے قوم کی بنیادیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔

ہر اُمت کیلئے اُن کا نبی قائد

انسانوں کو جیسے ہوا اور پانی ضرورت ہے ویسے ہی الہامی ہدایت اور انبیاء کی تعلیم کی بھی ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں سب سے پہلے جس انسان کو بھیجا اسے منصب نبوت سے سرفراز فرمایا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سب پیغمبروں نے اپنی اپنی اُمت کی طرف خدا کے تمام فرمان پہنچائے اللہ تعالیٰ نے ہر رسول اور نبی کو اپنی اپنی اُمت کا قائد بنایا اور اسکی مکمل اطاعت اتباع اور پیروی ضروری قرار دی۔ دین و شریعت کے دائرے میں نبی بحیثیت ایک قائد کے جو کچھ بھی کہتا ہے ایک مومن کا فرض ہے کہ اس کی تعمیل میں چوں وچرا نہ کرے اور ہر حکم کی مصلحت خواہ اسکی سمجھ میں آئے ہر صورت یقین رکھے کہ پیغمبر بحیثیت ایک قائد کے جو فرماتا ہے وہی وہ خیر ہی خیر اور سراپا حق ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔

ترجمہ:۔ ہم نے جس رسول کو بھی بھیجا اسی لئے بھیجا کہ اذنِ خداوندی کے مطابق اس کی اطاعت کی جائے (النساء:۔ ۶۴)

اور نبی کی اطاعت بعینہٖ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جیسا کہ فرمایا گیا:۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

ترجمہ:۔ جس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اُس نے خداوند تعالےٰ کی اطاعت کی اسی لئے ہر پیغمبر نے یہی کہا:۔ فاتقوا اللہ واطیعون:۔ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

ان آیتوں سے معلوم ہو گیا کہ نبی کا ایک بڑا اہم منصب مطاع ومتبوع ہونا ہے وہ ایک ایسی قائدانہ صلاحیت رکھتا ہے جس کی وجہ سے اس کی کامل اطاعت کیجانی چاہیئے ایسی اطاعت جس میں نہ کوئی قید و شرط ہو نہ کوئی بے دلی۔

کامل زبانی اور ظاہری اطاعت کے ساتھ ساتھ باطنی اطاعت بھی ضروری ہے یعنی عملی طور پر پیغمبر کے ہر حکم کو ماننا اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اسی کی طرف رجوع کرے اپنے دل اور جسم کو رسول کے حکم کے تابع کر دے محض ظاہری اطاعت ایمان کے لئے کافی نہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی نفسانی خواہش میرے حکم کے تابع نہ ہو جائے۔

جو شخص زبانی جمع خرچ تو بہت کرے بظاہر کانے کو زبانی کلمہ پڑھے گھر پر کلمہ کا بورڈ بھی لگا گے سینے پر تکمغہ گھومے پھرے مگر عملی طور پر رسول کے احکام کی مخالفت کرے تو اس کے ساتھ کفار جیسا معاملہ کیا جائے گا اور اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بشر نامی منافق کے ساتھ کیا تھا کہ اپنی تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا۔

اس تمام تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اپنی اُمت کے صرف مصلح اور اخلاقی رہبر ہی نہیں ہوتے بلکہ وہ ایک عادل حاکم اور قائد بھی ہوتے ہیں۔

ہمارے اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے قائد اعظم حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کے قائد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُمت اپنی وضع قطع، چال ڈھال رفتار گفتار غرضیکہ تمام افعال میں ظاہری باطنی اور عملی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے جیسا کہ صحابہ کرام کرتے تھے صحابہ کرامؓ کی یہ حالت تھی صرف یہی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حکم دیا تو اطاعت کر لی بلکہ وہ آپؐ کی ایک ایک ادا کو دیکھتے اس کو نگاہوں میں رکھتے اور اس کی پوری پوری تقلید کرتے تھے ان میں سے ہر ایک کی یہ دلی خواہش ہوتی تھی کہ وہ اپنی زندگی کو زیادہ

باقی ص ۲۶ پر

میرے بعد کوئی نبی نہیں

عبد الرحمن بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عاصؓ کو یہ کہتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکل کر ہمارے درمیان تشریف لائے۔ اس انداز سے کہ گویا آپؐ ہم سے رخصت ہو رہے ہیں۔

آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا:

میں محمد نبی اُمی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (مسند احمد)

مسائل و فلسفہ روزہ

تحریر: حسین محمد (قریشی)

ترجمہ: پس جو مرد عورت ، رمضان کا مہینہ پائے وہ روزہ رکھیں۔

یاایھا الذین آمنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم

ترجمہ: اے ایمان والو فرض کیا گیا ہے تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر۔

حق تعالیٰ شانہٗ کا انعام و احسان ہے کہ ہم پر رمضان المبارک کا سایہ فگن ہونے والا ہے یہ مہینہ رحمت الٰہی کی وہ فصل بہار ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات بندوں کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔ بے شمار دوزخ کے لائق انسانوں کی مغفرت کی جاتی ہے۔ نفلی عبادات کا ثواب فرضوں کے برابر اور فرضوں کا ثواب دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے برابر کر دیا جاتا ہے سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔

یہ مہینہ عبادت کا مہینہ ہے۔ یہ دعا و مناجات عجز و انکساری گناہوں سے توبہ و استغفار کا مہینہ ہے، اس مبارک مہینے میں بندوں کو بخشنے اور نوازنے کے لئے معمولی بہانے تلاش کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سرور کائنات رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں بد دعا فرمائی ہے جس پر رمضان المبارک کا پورا مہینہ گذر جائے لیکن وہ اپنی مغفرت نہ کرا سکے۔

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان میں ملکوتی صفات پیدا کرنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قرب الٰہی کا بڑا ذریعہ ہے جذبات نفسانی و شیطانی قلع قمع کر کے پرہیزگاری عفت و پاکدامنی کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں۔

روزہ دار کو چاہیئے کہ اپنے تمام اعضاء مثلاً آنکھ زبان دل دماغ کو بے محل کام سے روکے اور ہر وقت یاد الٰہی میں لگا رہے نوافل کی کثرت کا التزام کرے تلاوت قرآن حکیم اور ذکر و تسبیح کے معمولات میں اضافہ کرے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور غرباء و مساکین کی خبر گیری کا اہتمام کرے۔

نخوت و تکبر کو یکسر چھوڑ کر ہمدردی و مواسات کا عملی مظاہرہ کرے۔ اطاعت گذار بندہ بن کر غیبت فضول مجلسوں میں ضیاع وقت کے بجائے ہمہ تن دین اسلام کے احکام پر عمل اور ان کی حکمتیں معلوم کرنے کی کوشش کرے

ماہ رمضان کی برکت و فضیلت کے بارے میں ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شھر رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منھا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منھا باب وینادی منادیا یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار وذالک کل لیلۃ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیطان اور جن جو برائی پھیلانے پر کمربستہ ہوتے ہیں۔ باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر ان (دوزخ) کے دروازوں میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پھر ان (جنت) کے دروازوں میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور پکارنے والا پکارتا ہے کہ:

"اے بھلائی کے طالب آگے بڑھ اور اے برائی کے طالب رک جا اور اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور ہر رات کو ایسا ہی ہوتا ہے۔"

رمضان المبارک کا مہینہ سامان آخرت کے لئے بہترین موقع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ کے لئے منتظر ہوتے ایک حدیث مروی ہے کہ آپؐ پر جونہی یہ مہینہ آتا آپؐ محنت و عبادات کے لئے کمربستہ ہو جاتے چونکہ اس ماہ مبارک کو قرآن مجید کے ساتھ خاص مناسبت ہے قرآن مجید تمام کمالات کا جامع ہے اور ماہ رمضان المبارک کمالات قرآنی کے نتائج و ثمرات کا جامع ہے اس لئے اس ماہ مبارک میں تلاوت قرآن کریم کی کثرت ترقی درجات کیلئے نہایت مفید ہے لیلۃ القدر کی مبارک رات بھی اسی رمضان ہی میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور اسی رات میں نزول قرآن ہوا۔ اس رات کا پانا بھی بڑی خوش قسمتی ہے ہر مسلمان کو اس سلسلے میں خصوصاً اعتکاف کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نعمتوں سے بہرہ ور ہو۔

سلف صالحین کے واقعات کتابوں میں بکھرے پڑے ہیں جن کے شب و روز ذکر و تلاوت میں تو ویسے ہی گذرتے تھے لیکن وہ حضرات رمضان المبارک میں مزید التزام بھی کرتے تھے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ رمضان المبارک میں اکسٹھ قرآن ختم کرتے تھے۔

حضرت شیخ الہند محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ آپ تراویح کے بعد سے صبح تک نوافل میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری کے ہاں تو رمضان المبارک کا پورا مہینہ تلاوت ہی میں گذر جاتا تھا۔

روزہ سے طبعی طور پر غریبوں کے ساتھ ہمدردی اور شیطان کے خلاف کام کرنے کی ایک صلاحیت ابھرتی ہے گناہوں سے نفرت اور ملکوتی صفات سے مزین ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصوم جُنَّۃٌ۔

"روزہ گناہ سے بچنے کیلئے ڈھال ہے۔"

روزہ سے قوت بہیمیہ مغلوب اور قوت ملکیہ غالب ہو جاتی ہے سید الطائفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

لما کانت البھیمیۃ الشدیدۃ مانعۃ عن ظھور احکام الملکیۃ وجب الاعتناء بقوھا ولما کان سبب شدتھا وتراکم طبقاتھا وغزارتھا ھو الاکل والشرب والانھماک فی اللذات الشھویۃ

فانہ یفعل ما لا یفعلہ الاکل الرغد فوجب ان یکون طریق القہر تقلیل ہذہ الاسباب، ولذالک اتفق جمیع من یریدون ظہور احکام الملکیۃ علی تقلیلہا وتنقیصہا مع مذاہبہم وتباعد اقطارہم

(حجۃ اللہ البالغہ ص۴۹۔ ج ۲)

جب تحت قوت بہیمیہ ملکوتی احکام کے ظاہر ہونے میں رکاوٹ بنتی ہے۔ تو اس کو مغلوب کرنے کے لئے توجہ لازمی امر ہے کیونکہ قوت بہیمیہ کے اسباب کھانا پینا اور شہوانی اسباب کو کم کرنا بہت ضروری ہے اس لئے جو لوگ چاہتے ہیں کہ انکی قوت بہیمیہ کمزور پڑجائے۔ اور ملکوتی صفات پیدا ہوجائیں وہ لوگ خواہ کہیں کے بھی رہنے والے ہوں اور کسی بھی مذہب اور عقیدے کے ہوں سب کے سب بالاتفاق کہتے ہیں کہ کھانا پینا تھوڑا اور کم کردیا جائے اور لذائذ سے کنارہ کشی کرلی جائے تب قوت بہیمیہ کمزور ہوجائے گی اور ملکوتی صفات پیدا ہوں گی۔

ہم اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیاری حدیث پر ختم کرتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالہا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ تعالی الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک والصیام جنۃ واذا کان یوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم

(متفق علیہ)

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کی ہر بھلائی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مگر روزہ نہیں۔ اس لئے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے۔ میں ہی جزا دوں گا۔ بندے نے میری ہی خوف سے شہوت نفسی اور کھانے سے اپنے آپ کو روکا۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت دوسرا رب کریم کی ملاقات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا روزے دار کی بھوک کی وجہ سے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی پسندیدہ ہے روزہ ایک ڈھال ہے اور تم میں سے جب کوئی روزہ دار ہو۔ تو نہ تو فضول باتوں میں پڑو نہ شور و شغف کرو اگر کوئی گالی اور فضول جھگڑوں میں الجھنا چاہے تو اس سے کہو کہ میں روزہ دار ہوں ارے بھائی مجھے ان باتوں کے لئے فرصت کہاں ....

الصوم لی وانا اجزی بہ کے بارے میں ایک سبق آموز حکایت ملاحظہ ہو۔

محمود غزنوی مشہور شخصیت گذرے ہیں ان کے غلام ایاز انہیں زیادہ محبوب تھا۔ ایاز کے ساتھ فرط محبت دیکھ کر یار لوگوں نے محمود غزنوی سے پوچھا کہ ایاز سے اتنی عقیدت کیوں؟ جواب اس طریقے سے دیا کہ دربار بلایا۔ ہر ایک درباری کو اختیار دیا کہ وہ جو بھی طلب کریں گے۔ منہ مانگا دیا جائے گا۔ ہر درباری نے جو چیز چاہی لے لی۔ ایاز کی باری آئی تو کہا۔ مجھے آپ (محمود) چاہیئے اور کسی جزاء کی ضرورت نہیں (حکایت منجانب فاروقی صاحب)

روزے کے مسائل

روزے کے مستحبات

روزے کے مستحبات چھ ہیں۔

۱۔ سحری کھانا۔

۲۔ رات سے نیت کرنا۔

۳۔ سحری آخری وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہوجائے۔

۴۔ افطار میں جلدی کرنا۔

۵۔ غیبت جھوٹ اور گالی گلوچ وغیرہ بری باتوں سے بچنا

۶۔ چھوہارے یا کھجور اور یہ نہ ہو تو سادہ پانی سے افطار کرو

روزہ کے مکروہات

روزہ کے مکروہات آٹھ ہیں۔

۱۔ کوئی چیز چبانا

۲۔ کوئی چیز چکھنا الا فی صورت واحدہ

۳۔ منہ میں بہت سا تھوک جمع کرکے نگلنا۔

۴۔ غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، اور گالی گلوچ دینا

۵۔ بیقراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا۔

۶۔ کوئلہ یا منجن کو استعمال کرنا۔ البتہ سرمہ لگانے بدن پر تیل ملنے، سر میں تیل ڈالنے، ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا یا سونگھنا، بھولے سے کچھ کھا پی لینا، خود بخود بلا قصد قے ہوجانا، اپنا تھوک نگلنا وغیرہ روزہ کے لئے مفسد ہیں نہ مکروہ۔

روزہ کے مفسدات

جن چیزوں سے روزہ حتمی طور پر ٹوٹ جاتا ہے یہ دو قسم کے ہیں۔

۱۔ ایک وہ جن سے قضاء واجب ہونے کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوجائے۔

۲۔ دوسرا قسم وہ جن سے صرف قضاء واجب ہوتی ہے۔

صرف قضاء واجب کرنے والے امور یہ ہیں۔

۱۔ کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے نیچے اتر گئی۔

۲۔ روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد حلق سے پانی اتر گیا تو قضاء واجب ہوگئی۔

۳۔ قے آئی اور قصداً حلق سے اتار دی

۴۔ قصداً منہ بھر قے کر ڈالی۔

۵۔ کان میں تیل ڈال لیا۔

۶۔ دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل گیا جبکہ خون تھوک پر غالب ہو۔

۷۔ بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور پھر یہ سمجھ کر روزہ تو ٹوٹ ہی گیا۔ پھر قصداً کھایا پیا۔

جن مفسدات سے صرف قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھا پی لے۔

۲۔ قصداً صحبت کرلی۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

آہ! مولانا محمد رمضان علوی

ایک خاموش مگر پُرجوش راہنما سے محرومی

مولانا اللہ وسایا...... ملتان

موت ایک اٹل حقیقت ہے اس کا ایک وقت مقرر ہے جس سے کسی کو خبر نہیں۔ ۱۸ر جنوری ۱۹۹۰ء کو صبح دو بجے مولانا محمد رمضان علوی راولپنڈی کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے ایک روز قبل سڑک عبور کرتے ہوئے ٹیکسی سے ٹکرانے کے باعث سر پر چوٹیں آئیں جو ان کی موت کا باعث بن گئیں۔

مولانا محمد رمضان علوی ایک زیرک عالم فہم سیاسی بصیرت رکھنے والے مذہبی راہنما تھے نام نمود سے کوسوں دور تھے عاجزی وانکساری ان کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی اللہ رب العزت نے انہیں بڑی خوبیوں سے نوازا تھا اپنے پہلو میں درد رکھنے والا دل رکھتے تھے خدمت خلق ان کا شیوہ تھا تقسیم سے قبل مجلس احرار سے وابستہ تھے سرگودھا کا قدیمی قصبہ بھیرہ ان کا وطن مألوف تھا احرار رہنماؤں سے برادرانہ تعلقات تھے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، مولانا عبدالرحمٰن میانوالی، مولانا تاج محمود، مولانا محمد شریف بہاولپوری، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا محمد حیات سے ان کی گہری دوستی تھی ایک خاموش مگر پرجوش مستعد رہنما تھے چھوٹوں کو بڑا بنانے کیلئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ان کی اصلاح حکیمانہ انداز سے کرتے مگر کیا مجال ہے کہ کبھی آگے بڑھنے یا نام نمود کا ان کے دل میں خیال آیا ہو گفتگو کے دھنی تھے دس منٹ کا وقت لے کر ملنے کیلئے جائیں دس بھری مربوط گفتگو گھنٹوں جاری رہتی انہیں وقت گذرنے کا پتہ نہ چلتا۔ بزرگوں کی روایات کے امین تھے۔ تاریخی اور جماعتی معاملات کا خزانہ تھے۔ راولپنڈی کے قدیم محلہ اکال گڑھ گلشن آباد کی جامع مسجد میں خطیب کے فرائض آخری عمر تک سرانجام دیتے رہے خود متبحر عالم دین اور حافظ قرآن تھے اولاد کو حافظ قرآن بنایا بھیرہ کے محلہ گلاب شاہ میں آبائی گھر تھا اس کی مسجد کے خاندانی طور پر متولی چلے آرہے تھے والد گرامی بھائی جان اور خود جب تک ممکن تھا اس مسجد کو اپنی نیم شبانہ دعاؤں سجدوں اور قرآن مجید کی تلاوت سے آباد رکھا سینکڑوں قرآن مجید کے حافظ حضرات ان کے اور ان کے خاندان کے دوسرے بزرگوں سے فیض یافتہ ہیں اولاد میں مولانا حافظ عزیزالرحمٰن خورشید، مولانا حافظ سعید الرحمان علوی قرآن مجید کے حافظ اور عالم ہیں ایک ملکوال میں دوسرے لاہور میں خطیب ہیں دونوں ہی قابل فاضل اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

مجلس احرار اسلام کے بزرگ رہنما مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنے گرامی قدر رفقاء کے ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی تو مولانا محمد رمضان علوی بھی اپنے بزرگوں کے ساتھ اس کی آبیاری میں جت گئے دن رات ایک کرکے اسے مثالی عالمی جماعت بنا دیا مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی مولانا محمد علی جالندھری مولانا لال حسین اختر مولانا محمد حیات سید محمد یوسف بنوری یکے بعد دیگرے مجلس کے امیر رہے مولانا محمد رمضان علوی نے یہ تمام دور اپنے بزرگوں کے ساتھ گذارا۔

خانقاہ سراجیہ کندیاں کے اکابر حضرت مولانا احمد خان حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب سے بیعت کا شرف حاصل تھا۔ خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر منتخب ہوئے تو ہمیشہ کی طرح مولانا محمد رمضان علوی بھی عالمی مجلس کی ورکنگ کمیٹی کے رکن بنے جماعت سے عشق کی حد تک ان کو لگاؤ تھا بہت کم دوستوں کو معلوم ہوگا کہ وہ راولپنڈی میں بیٹھ کر عالمی مجلس کے مرکزی دفتر ملتان کے معاملات کو کنٹرول کرتے تھے۔ کوئی معاملہ ہوتا فوراً پندونصائح پر مشتمل گرامی نامہ ارسال کرکے عالمی مجلس کے احباب رہنماؤں کی رہنمائی کرتے تھے شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری کی قیادت میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت چلی تو ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کی طرح اس کے ہراول دستے میں شامل تھے ۱۹۷۴ء میں مرزائیت کا مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو راولپنڈی میں تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں کا مرکز بن گیا مولانا محمد رمضان علوی ہر مشاورت میں شریک رہتے جو کام مشکل ہوتا اس کو اپنے ذمہ لیتے اور اسے پھر اس طرح پورا کرتے کہ عقل دنگ رہ جاتی۔

طبیعت میں سادگی تھی ہر کام وقت پر کرنے کے عادی تھے پان اور چائے کے رسیا تھے ان کا دستر خوان عوام وخواص کیلئے ہر وقت لگا رہتا مہمانوں کی ضرورت وخدمت اس طرح سے کرتے جس طرح وہ رحمت خداوندی کو اپنی جھولی میں اکٹھا کر رہے ہوں مولانا موصوف چونکہ سیاسی بصیرت رکھنے والے انسان تھے اس لئے جمعیت علماء اسلام کی آبیاری میں بھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جمعیت کی شیرازہ بندی میں آپ کے خاموش محنتوں کا بڑا دخل تھا جمعیت میں گروپ بندی سے سخت ملول تھے مگر اس کے باوجود تمام کارکنوں اور رہنماؤں سے ان کے مثالی تعلقات تھے۔

ایک دفعہ سیشن جج محمد اکبر راولپنڈی کی عدالت میں تنسیخ نکاح کا مرزائی مسلم کیس تھا عالمی مجلس کی طرف سے مولانا لال حسین اختر نے اس کی پیروی کی تو مولانا محمد رمضان صاحب آپ کے معاون تھے۔ اسی طرح یحییٰ خان کے دور میں اسلم قریشی نے ایم ایم احمد قادیانی پر قاتلانہ حملہ کیا مولانا لال حسین اختر مولانا محمد شریف جالندھری کیس کیلئے ہمہ تن مصروف ہوگئے راجہ ظفرالحق صاحب نے وکالت کے فرائض سرانجام دیئے مارشل لاء کی عدالت میں کیس چلا پورے کیس کے دوران تمام معاملات کے مولانا محمد رمضان صاحب جماعت کی طرف سے انچارج تھے قادیانی سابق جرنیل ملک عبدالعلی کے خلاف ایک عبادت گاہ کے سلسلہ میں عالمی مجلس نے کیس دائر کیا تو بھی مولانا محمد رمضان علوی اس کے انچارج رہے۔

وفاقی شرعی عدالت کی سپریم کورٹ اپیل بنچ میں قادیانیوں نے ایک کیس کیا عالمی مجلس اس میں فریق بنی اس کے بھی تمام معاملات کے انچارج مولانا محمد رمضان علوی تھے مقدمات کی پیروی کیلئے بڑی بھاگ دوڑ یا محنت وکاوش درکار ہوتی تھی مولانا محمد رمضان محنت کے خوگر تھے اس لئے تمام مقدمات میں

وہ جماعت کی طرف سے انچارج ہوتے تھے ان کی زندگی محنت اور محنت سے عبارت تھی زندگی بھر عمدگی کے ساتھ جفاکشی سے محنت کے عمل کو جاری رکھا کیا مجال ہے کہ وہ کسی وقت بھی فارغ بیٹھے ہوں کتابوں کے شوقین تھے مذہبی و سیاسی اور تاریخی کتابوں کا قابل قدر ذخیرہ ان کے پاس جمع تھا طبیعت کے غنی تھے مگر کتابوں کے مسئلہ میں بڑے ہی محتاط واقع ہوتے تھے کتابوں کو وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے زندگی قال اللہ قال الرسول میں گذار دی۔

صبح دو بجے انتقال ہوا پانچ بجے صبح راولپنڈی میں نماز جنازہ پڑھے بغیر جنازہ کو بھیرہ لایا گیا آپ کی وفات کی خبر سن کر ارد گرد و نواح کے ارادت مند شاگرد اور متعلقین تو جمع ہو چکے تھے دور دراز کے احباب بھی اطلاع ملتے ہی بھیرہ کیلئے روانہ ہوئے رات کے تین بجے صاحبزادہ طارق محمود کو اطلاع ملی آپ نے ملتان مولانا عزیز الرحمن جالندھری کو اطلاع دی دونوں حضرات ہی فیصل آباد اور ملتان سے اپنے رفقاء سمیت بھیرہ کو روانہ ہوئے جہاں پر راولپنڈی لاہور فیصل آباد سرگودھا ملکوال کے دوست پہلے سے آئے ہوئے تھے عصر کی نماز کے بعد جنازہ اٹھایا گیا تو بھیرہ کے عوام کا سمندر امڈ آیا۔ تمام مکاتب فکر و مسالک کے لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی آپ کے جنازہ میں عوام کا اژدھام دیکھ کر آپ کی عند اللہ مقبولیت کا اندازہ کرنا مشکل نہ رہا جو آدمی ایک بار تعارف سے ساتھ رہا ان کے غم کو اپنا غم سمجھ رہا تھا بھیرہ کی تاریخ میں آپ کے جنازہ کا اجتماع عظیم ترین اور مثالی اجتماع تھا بھیرہ کے تاریخی اور خاندانی عام قبرستان میں دفن ہو گئے۔

مولانا تاج محمود صاحب سے آپکے مثالی تعلقات برملا تھے مولانا تاج محمود مرحوم صاحب کا دینی اعتبار سے اور اپنوں کی برادری کے ناطے ان کے تعلقات بھی برادرانہ تھے مولانا تاج محمود مرحوم کا آبائی وطن ہزارہ تھا ہزارہ آتے جاتے نا ممکن تھا کہ وہ مولانا سے ملاقات کیلئے ان کے ہاں حاضری نہ دیں مولانا محمد شریف جالندھری جماعتی اعتبار سے آپ کے ساتھی تھے اور قدرت کا کرم دیکھئے کہ تینوں حضرات کا سانحہ ارتحال ماہ جنوری میں پیش آیا اسے عام رفقاء تو حسن اتفاق ہی قرار دیں گے مگر میرے نزدیک یہ ان کی کمال یکجہتی کی

باقی صفحہ ۳۶ پر

نورِ ہدایت

⊙ قرآن مجید کی فضیلت
⊙ نماز کی فضیلت
⊙ نعمتِ خداوندی

تحریر محمد یونس صاحب

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسلام لانا چاہتا ہوں۔ مگر مجھ میں ایک عیب ہے جس پر قابو نہیں پا سکتا۔ اگر اسلام لانے کے بعد بھی وہ عیب مجھ میں رہا تو میرا اسلام قبول کرنا مفید نہ ہوگا۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وہ عیب کیا ہے؟“

اس شخص نے عرض کیا۔

”مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے کہ ایک اچھی خاصی وزنی بھیڑ کو پشت پر لاد کر دیوار کود جاتا ہوں۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مگر یہ تو خدا کی دین ہے۔ اس میں عیب کی کیا بات ہے؟“

اس شخص نے عرض کی:

”میں اس طاقت کو بھیڑیں چرانے میں استعمال کرتا ہوں۔ اور جب تک اپنی اس طاقت کا مظاہرہ نہ کر لوں مجھے چین نہیں آتا۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس طاقت کو خدا کی راہ میں خرچ کرو۔“

اس شخص نے عرض کی:

”اس کی کوئی صورت تعین فرمائیے؟“

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کفار مکہ نے جن بندگان کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے قید کر رکھا ہے۔ تم ان کو رہا کرانے کے لئے اپنی طاقت کا استعمال کر سکتے ہو۔ تم ان کو دیوار کود کر اپنی پشت پر لاد دو اور دیوار پھلانگ کر نکل آؤ۔ اس طرح تم اپنی طاقت کا نشہ بھی پورا کرلو گے۔ اور اللہ کے دین کی نصرت بھی ہوگی۔“

ذرا غور کیجئے کہ ایک کافر قبول اسلام کے لئے ایک عیب کو دور کرنے کی فکر میں ہے۔ اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نعمت خداوندی قرار دے کر اس کے استعمال کا صحیح راستہ دکھا دیا۔ ہم مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اندازہ لگا لیا کہ یہ شخص اس وقت بے حد مسرور ہے۔ جو مال ملا ہے۔ اسے قیمتی اور خوش بختی کا موجب سمجھ رہا ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آواز دی اور دریافت فرمایا:

”تم بہت خوش معلوم ہوتے ہو“

اس شخص نے عرض کی۔

”بے شک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آج مجھے اس قدر مال ملا ہے کہ کمر دوہری ہوئی جا رہی ہے“

یہ سن کر آپؐ نے فرمایا:

”میں تمہیں اس سے بھی زیادہ قیمتی شے بتاؤں؟“

اس شخص نے مال غنیمت کا ڈھیر زمین پر رکھ دیا۔ اور عرض کی!

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ارشاد فرمائیے“

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”دو رکعت نماز“

آپؐ نے چند الفاظ میں کسقدر جامع انداز میں نماز کی فضیلت بیان فرمادی۔ کہ مال غنیمت کے اس ڈھیر سے جو نہایت قیمتی ہو اور اس قدر بڑا بھی ہو کہ اٹھا کر چلنا دشوار ہو۔ اور اس سے دنیاوی زندگی بھی آسانی سے بسر ہو سکتی ہو۔

ان سے بڑھ کر قیمتی اور دونوں جہانوں میں حقیقی خوشی دلانے والی چیز کی طرف ہدایت فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "نماز میں شفا ہے۔"

یعنی ہر مرض ہر مشکل خواہ دینی ہو یا دنیاوی اور آخرت کی پریشانی کا اس کے اندر جامع اور آسان حل ہے۔ نماز کی پابندی کے بعد ہی نماز کے انوارات سے مستفید ہوا جا سکتا ہے

نعمت خداوندی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص انتہائی پریشانی کے عالم میں ادھر سے ادھر بھاگا جا رہا ہے۔ گویا اس کی کوئی قیمتی چیز کھو گئی ہے۔ جسے وہ تلاش کرتا پھر رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ پریشانی دیکھی تو دریافت فرمایا "تم کیا ڈھونڈتے پھر رہے ہو؟ کیا تمہاری کوئی چیز کھو گئی ہے؟"

اس شخص نے خدمت اقدس میں عرض کیا:

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جی ہاں۔ میرا ایک قیمتی اونٹ کھو گیا ہے؟"

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی یہ بات سنی تو تعجب سے فرمایا:

"اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ میرا تو یہ خیال تھا کہ تمہیں قرآن کی کوئی آیت یاد تھی اور تم بھول گئے ہو، اس کی وجہ سے پریشان اور سراسیمہ پھر رہے ہو۔"

ذرا غور کیجئے آپ نے اس مختصر سے جملے میں قرآن مجید کی اہمیت و فضیلت کس قدر واضح فرما دی۔ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے۔ جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔"

آج ہم بہترین شخص اسے شمار کرتے ہیں۔ جو دنیا کے لحاظ سے مالدار ہو۔ خواہ جاہل مطلق کیوں نہ ہو۔ قرآن مجید کی روشنی میں اپنے قلوب کو منور کر کے ہم بھی بہترین شخص بن سکتے ہیں۔

نماز کی فضیلت

ایک غزوہ میں لشکر اسلام کو اس قدر مال غنیمت ملا کہ ایک ایک مجاہد مال غنیمت کا بوجھ اٹھا کر بمشکل چل سکے۔ اسی لشکر میں سے ایک شخص کا گذر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا۔ آپ نے اس کی تیز رفتاری سے ہزاروں نعمتوں سے نوازا ہے۔ لیکن نہ تو ہم خود ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور نہ ہی دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ علم، عقل، طاقت اور ایمان جیسی عظیم الشان نعمتوں سے خود بھی فائدہ اٹھانے کی سعی کرنی چاہئے۔ اور دوسروں کو بھی ان نعمتوں سے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "کسی مسلمان کی حاجت کو پورا کرنا مسجد نبوی میں بیس سال کے اعتکاف کرنے سے بھی زیادہ موجب اجر ہے۔" (درمنثور)

ایک اور جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر کسی بندے کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت عطا کی۔ اور اس کی طرف دوسرے بندوں کی حاجتوں کو لگا دیا۔ لیکن اس بندے نے دوسروں کو نفع پہنچانے سے اپنا ہاتھ روک لیا۔ تو گویا اپنی نعمت کے زائل ہونے کا سامان پیدا کیا۔ (طبرانی)

لہٰذا اگر اپنی نعمت کو سلامت رکھنا مقصود ہو تو مخلوق خدا کی مدد کیجئے۔ اور اگر نعمت خداوندی کو بڑھانا ہو تو شکر کیجئے۔ ناشکری کرنے سے نہ صرف نعمت ہی چھن جاتی ہے۔ بلکہ کفران نعمت کی وجہ سے عذاب کا خطرہ بھی ہو جاتا ہے۔

انتظار فرمائیے

آئندہ شمارے میں "دین اسلام نے انسانیت کو کیا دیا؟" کے عنوان سے ابوالحسن علی ندوی کا قسط وار مضمون اور لفظ ختم نبوت کی لغوی تحقیق شائع کیا جا رہا ہے۔

تین باندیاں جو قرآن کی ماہر تھیں

مامون رشید کو ایک مرتبہ ایک لونڈی کی ضرورت پڑی تو اس کے پاس تین لونڈیاں حاضر ہوئیں۔ اور تینوں سامنے کھڑی ہو گئیں۔ بادشاہ نے انہیں دیکھا تو کہا کہ مجھے تو ایک درکار ہے۔ اور تم تین ہو۔ اچھا میں تم تینوں میں سے ایک کا انتخاب کر لیتا ہوں۔ تینوں لونڈیاں سامنے ایک قطار میں کھڑی تھیں۔ بادشاہ جب انتخاب کے لئے اٹھا تو پہلی بولی والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار

یعنی سبقت حاصل کرنے والے مہاجرین اور انصار (پہلے ایمان اور ہجرت حاصل کرنے والے)

پہلی نے جب یہ آیت اپنے لئے پڑھی تو دوسری جو دونوں کے درمیان کھڑی تھی بولی

وكذالك جعلنكم امة وسطاً لتكونوا شهداء على الناس

اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیان امت بنایا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو۔

تیسری جو سب سے آخر میں کھڑی تھی جھٹ بول اٹھی

وللاخرة خير لك من الاولى

آپ کے لئے آخرت بہتر ہے پہلی سے۔ مامون الرشید نے تینوں کو خرید لیا۔

قسط نمبر ۲

تحقیق و مطالعہ

دجال قادیان مرزا قادیانی

تحریر: محمد اسلم رانا

بات مشرق کی ہو یا مغرب کی مرزا کا

مطالعہ: اپنے آپ کو مسیح ثابت کرنے کا جنون اچھل کر رہے گا۔

واقعہ کوئی ہو کیس کوئی ہو، بنیادی عبارت اجازت دے یا نہ دے، مفہوم کچھ نکلتا ہے مرزا کی بلا سے اس نے بہر حال اپنا چسکا پورا کر کے رہنا ہے۔

تذکرے تو بزم میں دار و رسن کے تھے
رفتہ رفتہ ان کی زلف پرشکن تک آ گئے

(۴) مسیح کی صلیبی موت

بائبل کی کتاب یسعیاہ باب ۵۳ میں کسی شخص کا مصائب و آلام میں مبتلا ہو کر مرنا مذکور ہے عیسائی اس باب میں مسیح کے دکھوں کا بیان پڑھتے ہیں۔ مرزا جی رقم طراز ہیں:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب کی موت سے بچنے کے متعلق ایک پیش گوئی یسعیاہ باب ۵۳ میں اس طرح پر ہے اس کے بعد عبرانی عبارت کے نیچے اس کا خود ساختہ ترجمہ درج کرتے ہیں۔ (صفحہ ۲۱۳) جو عیسائی تراجم سے بہت مختلف ہے ترجمہ کا ایک فقرہ ہے

"پر وہ دولت مندوں کے ساتھ ہوا اپنے مرنے پر"

اس کے حاشیہ میں لکھا ہے

"اور آخر عزیز اور صاحب شرف لوگوں میں اس کی قبر ہو گی"

مطالعہ: مسیح کی اپنی تعلیم ہے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔" (انجیل مرقس ۱۰: ۲۵)

لطف کی بات تو یہ ہے کہ اس کتاب کے اصل مالک یہودی اس باب میں کسی مظلوم شخص کا حال پڑھتے ہیں اور اسے مسیح سے متعلق قرار نہیں دیتے ان کے مسیح نے تو انہیں رومیوں کے مظالم سے چھڑانا تھا نہ کہ خود ہی رومیوں کے ہاتھوں مظلومی کی موت مرنا تھا۔

جبکہ مرزا صاحب یہ سب پاپڑ مسیح کو سری نگر محلہ خانیار کے بعض سادات اور اولیاء اللہ (صفحہ ۲۱۳) میں دفن کرنے کے لئے بیل رہے ہیں"۔

یہودی مفسر ڈاکٹر جے ایچ ہرٹز لکھتے ہیں "اس باب کے غیر جانبدارانہ تجزیے سے معلوم ہو گا کہ یسعیاہ نبی کسی گذشتہ تاریخی حقیقت کا ذکر کر رہا ہے مذکورہ شخص پر موت پہلے ہی وارد ہو چکی تھی نتیجۃً صدیوں بعد ہونے والے واقعہ کی طرف اشارہ خارج از بحث ہے"۔

(THE PENTATEUCH AND HAFTORAHS Edited By Dr. J.H.Hertz C.H Late chief Rabbi of the British Empire 1979 P.202, col 1)

مسیح ہندوستان میں

مرزا صاحب نے ۱۸۹۹ء میں ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا مسیح ہندوستان میں اس کے صفحہ ۴۲ پر جو بیان ہے اسے پڑھ کر مرزا صاحب کا بڑے سے بڑا نقاد بھی ایمان لے آئے گا کہ مسیح واقعی ہندوستان میں آئے تھے پڑھیں اور سر دھنیں۔

"سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں تبلاتی ہیں یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کی سیر کی ہو گی۔ اور پھر جموں یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے چونکہ وہ ایک سرد ملک کے آدمی تھے اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں صرف وہ جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور آخر مارچ یا اپریل کی ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہو گا۔ اور وہ چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت اختیار کر لی ہو گی اور ساتھ اس کے یہ خیال بھی ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں"

آمد مسیح کا حال "تاریخیں تبلاق

مطالعہ: (الف) ہیں"، لیکن مرزا صاحب اتنے تاریخوں کے حوالے نہیں تبلا کر گئے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ ان "تاریخوں" نے جو تبلانا تھا مرزا صاحب کو تبلا گئیں بس تبلا گئیں۔ اب ان میں ہمیں تبلانے کو کچھ نہیں بچا تھا

(ب) مرزا صاحب فلسطین کو سرد ملک تبلا رہے ہیں ادھر جغرافیہ بائبل میں لکھا ہے "ملک کے اکثر حصے میں گرمی ۹۰ درجہ تک بڑھ جاتی ہے بلکہ وادی یردن میں کبھی کبھی ۱۱۸ تک بھی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ جنوبی ملک صحرا کی گرم اور خشک ہوا کے سبب از حد گرم ہے"۔ (جغرافیہ بائبل مصنفہ پروفیسر پادری یوحنا خان مطبوعہ ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۲)

(ج) مرزا جی کا خیال ہے کہ افغان قبیلہ عیسیٰ خیل، حضرت عیسیٰ کی اولاد ہو گی تو پھر داؤد خیل اور موسیٰ خیل کے بارے میں کیا خیال شریف ہے جناب کا؟ نیاں پر مبنی "ہوں گے" "ہوں گے" کی گردان سے کون کافر مسیح کا ہندوستان کا آنا اور مذکورہ مقام پر قیام مانے گا۔ یار لوگ لکھتے وقت کچھ بھی تو نہیں سوچتے اور سبھی قارئین کو اپنے ہم مرتبہ ہی خیال کر بیٹھتے ہیں کتنے بھولے بھالے ہیں ہمارے مرزا جی۔

بے پر کی اڑانا

بات یہیں پر ختم ہو جاتی تو بھی بسا غنیمت تھی لیکن مرزا صاحب کمال ڈھٹائی اور انتہا درجہ کی بے شرمی سے ڈنکے کی چوٹ لکھ گئے۔ ذرا بھی نہ سوچا کہ اگر کوئی شوریدہ سر ان حوالوں کی تلاش میں چل نکلا تو بیچارہ کس کنوئیں میں گر پڑے گا؟۔

باقی آئندہ

سون ضلع خوشاب کا تبلیغی دورہ
قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ مولانا خدا بخش

گزشتہ ہفتے عالمی مجلس ختم نبوت کے رہنما مولانا خدا بخش ایک ہفتہ کے تبلیغی دورہ پر علاقہ سون تشریف لائے تو انگہ، نوشہرہ، کھوڑا، کرڑدھی، جابہ میں عوام سے خطاب کیا۔ مولانا نے جہاد، ختم نبوت معراج کے عنوانات پر خطاب کئے اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو سول اور فوج کے کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے اور مولانا نے کہا کہ مرزائیوں کا جب جہاد پر عقیدہ ہی نہیں تو یہ فوج میں کیسے رہ سکتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر محاذ پر قادیانیوں کا مقابلہ کر رہی ہے، اور ربوہ میں ختم نبوت کے مراکز عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مصروف عمل ہیں انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ مجلس کے ساتھ مکمل تعاون کریں تاکہ اس فتنہ کے خلاف مجلس کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکے۔

چک ۹۱ الف جنوبی سرگودھا میں شبان ختم نبوت کا انتخاب

گزشتہ دنوں چک ۹۱ الف جنوبی سرگودھا میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی نے نماز جمعہ سے قبل اپنے بیان میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا اس مقصد کو پورا نہیں کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسلام کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی گذاریں۔ اگر ہم نے اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی رضا والی زندگی گذاریں تو پھر دنیا و دین میں کامیابی ملے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ٹیلی وژن، وی سی آر اور ظلم سے اپنے گھروں کو پاک کریں اور اپنے بچوں کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم سے نوازیں۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک میں ایک قادیانی مرتد نے مسلمانوں کو سکون تباہ و برباد کر دیا ہے۔ وہ قادیانی مسلمانوں کو لڑانے کا کام سرانجام دے رہا ہے انہوں نے چک کے مسلمانوں سے کہا کہ وہ قادیانی سازشوں کا شکار نہ ہوں اور آپس میں متحد ہو کر قادیانیوں کا مقابلہ کریں۔ بعد نماز جمعہ شبان ختم نبوت چک ۹۱ الف جنوبی یونٹ کا انتخاب ہوا۔ جس میں کثیر لوگوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر لوگوں نے ملک عمر کو صدر، ملک اکبر کو نائب صدر، شبیر احمد کو جنرل سیکرٹری، سجاد ملک کو جوائنٹ سیکرٹری، محمد الیاس کو پریس سیکرٹری، الطاف حسین کو خزانچی، رجب ارشد حسین کو سیکرٹری نشر و اشاعت کو منتخب کیا۔ اس کے علاوہ ملک سرفراز اعوان کو سرپرست اعلیٰ بنایا گیا۔

انور آباد کے گرلز پرائمری اسکول کی ہیڈ مسٹریس کو فوراً نکالا جائے۔

رپورٹ نمائندہ ختم نبوت وارہ عبدالمنان چانڈیو۔

وارہ تحصیل میں ایک گاؤں انور آباد ہے جہاں زیادہ تر قادیانی رہتے ہیں۔ یہاں ایک گرلز پرائمری اسکول ہے جس کی ہیڈ مسٹریس ایک قادیانی عورت ہے یہ عورت اپنے باطل مذہب قادیانیت کی تبلیغ کر رہی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے باطل مذہب مسلمان ملازم جو کہ چوکیدار ہے کو زبردستی قادیانی بنانے کے حربے استعمال کر رہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق مذکورہ چوکیدار کو ایک دن قادیانی ہیڈ مسٹریس نے تنہائی میں بلا کر قادیانیت کے فارم پر دستخط کرنے کو کہا۔ جس پر چوکیدار نے کہا کہ میں قادیانی ہرگز نہ ہوں گا میں مرزا غلام قادیانی کو نبی ہرگز نہیں مانتا اور ہمارے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں میں آپ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں اور ہرگز قادیانی نہ ہوں گا۔ چوکیدار کے اس جواب پر قادیانی ہیڈ مسٹریس نے اس کو کہا کہ اگر تم قادیانی نہ ہو جاؤ گے تو میں تمہارا تبادلہ کرا دوں گا۔ اور اس کے بعد مذکورہ قادیانی ہیڈ مسٹریس بالا آفیسروں سے مل کر چوکیدار کا تبادلہ کرانے کے چکر میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ قادیانی ہیڈ مسٹریس کا کردار بھی مشکوک ہے۔ اور وہ عریانیت کو فروغ دینے میں بھی بڑا کردار ادا کر رہی ہے نیز یہ قادیانی ہیڈ مسٹریس اسکول کی بچیوں سے لیٹرین کی صفائی کا کام بھی کراتی ہے۔ یہاں انور آباد کے مسلمانوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس قادیانی ہیڈ مسٹریس کو فوراً یہاں سے نکالا جائے۔

مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے سلسلے میں پورا ملک سراپا احتجاج ہے ملک کے مختلف حصوں میں احتجاجی جلسے منعقد ہوئے ہیں اس کے علاوہ دینی و سیاسی رہنماؤں نے بھی ان کی شہادت پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا ہے ادارہ ختم نبوت کو اس سلسلے میں جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ہم درج ذیل میں پیش کر رہے ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کے زیر اہتمام، مصطفیٰ جامع مسجد میں ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب حضرت مولانا سید حافظ محمد صادق شاہ صاحب بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ اجلاس میں شہید مولانا حق نواز جھنگوی کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ جھنگوی کی شہادت سے جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ تادیر پورا نہیں ہو سکے گا۔ آپ وکیل صحابہ اور تحریک ختم نبوت کے مجاہد تھے۔ جناب صادق شاہ صاحب نے پرزور الفاظ میں کہا کہ علامہ شہید نے جس مشن کے لئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی ہے اسے انشاء اللہ پورا کیا جائے گا۔ حق نواز شہید کے خون کے ہر قطرہ سے ہزاروں سرفروش پیدا ہوں گے۔ جناب صادق شاہ صاحب نے حکومت پنجاب سے اسلام اور انسانیت کے نام پر اپیل کی کہ فوراً قاتلوں کو گرفتار کر کے سرعام پھانسی دی جائے۔ قاری فیض اللہ شاکر جنرل سیکرٹری سواد اعظم پاکستان و خطیب شاہی جامع مسجد ریلوے اسٹیشن کوٹری نے نماز جمعہ کے خطبہ میں لوگوں کے بڑے اجتماع میں حضرت مولانا حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور مولانا مرحوم کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کو اللہ نے شہادت کا عظیم مرتبہ عطا کیا جو قابل رشک ہے۔ آخر میں انہوں نے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سکندر پور ضلع ایبٹ آباد کے صدر جناب زمان افسر سواتی نے کہا ہے کہ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کو ہم سے بچھڑے کئی دن ہو چکے ہیں۔ یہ دن، ماہ و سال اور صدیاں بنتے جائیں گے اور قدم قدم پر علامہ حق نواز جھنگوی کی یاد سے رلاتے رہیں گے۔ وہ علامہ حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کو

جو ایک سچے عاشق رسولؐ، وکیل صحابہؓ، امیر ناموس صحابہؓ، اسلام کے مایۂ ناز بطل جلیل، بے بدل خطیب، بے مثل مقرر بے باک مبلغ تھے ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ ہے کہ ان کے مشن کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جائے۔ نمائندہ ختم نبوت ساجد لیوالوی نے حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل پر دکھ اور صدمے کا اظہار کیا ہے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ اصل قاتل بے نقاب کئے جائیں اور ان کو تختہ دار پر لٹکایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا کیونکہ انتظامیہ کی لاپرواہی کی وجہ سے ہوا ہے یہ قتل پاکستان کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہوگا۔ جامع مسجد نہری ڈلیوالہ میں حضرت مولانا اللہ داد نے ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قاتلوں کو گرفتار کر کے تختہ دار پر لٹکایا جائے مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل ملک کے کروڑوں مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ ملتان کے زیر اہتمام ایک احتجاجی جلسہ جامع مسجد ناظم اسمٰعیل نگر کالونی میں منعقد ہوا جس میں ملتان کے تمام عہدے داران اور کارکنوں نے شرکت کی اس احتجاجی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے خطیب اعظم حاجی سرور مدنی نے کہا کہ مولانا کو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت شہید کیا گیا، جس میں غیر ملکی ہاتھ اور پاکستان کے اندر ایک مخصوص گروہ ملوث ہے انہوں نے کہا مولانا ایک بے باک نڈر اور بے لوث سپاہی تھے انہوں نے ناموس صحابہؓ کی خاطر اپنی جان خدا کے راستے میں قربان کر دی۔ محمد اختر حمید رضلعی صدر) نے اپنے بیان میں کہا کہ مولانا کے قتل میں ایک سازش کار فرما ہے۔ اشرف حبشی، طاہر ملک امجد نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ مولانا کا خون کبھی رائیگاں نہیں جائے گا اور ہم مولانا کا مشن پورا کریں گے اور ناموس رسالت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا کی شہادت کو امت مسلمہ کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔ تحریک استقلال منڈی بہاؤالدین کے جنرل سیکرٹری ملک ریاض نے کہا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کا قتل حقیقت میں اسلام اور پاکستان کے خلاف یہودیوں کی ایک بہت بڑی سازش ہے۔ علامہ احسان الہیٰ ظہیر اور مولانا حق نواز جھنگوی کا قتل ایک ہی سلسلے کی کڑی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان جیسے ملک میں علماء کا قتل عالم اسلام کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کے حق میں احتجاجی جلوس اور جلسے کرنے والے پر تشدد اور انہیں گرفتار کرنا قابل مذمت حرکت ہے۔

گوادر (بلوچستان) میں ذکری اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوادر کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد امین قاسمی نے مجلس کے کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ذکریوں کے مذموم سرگرمیوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ کچھ عرصے قبل ذکریوں نے علماء کرام کو مناظرے کا چیلنج دیا تھا جب علمائے کرام نے چیلنج کو قبول کر لیا ذکریوں نے راہ فرار اختیار کی۔ انہوں نے کہا کہ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ باطل کے خلاف جہاد کیا جائے کیونکہ باطل کا خاتمہ صرف جہاد کے ذریعہ ممکن ہے انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ متحد ہو جائیں دریں اثناء مولانا محمد امین قاسمی پورے ضلع کا تفصیلی دورہ کریں گے۔ اس دورہ میں اجتماعات ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کریں گے اس کے علاوہ وہ مسلمانوں کو یہ بھی بتائیں گے کس طرح ذکری فرقے کے لوگ اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں اور قومیت کے نام پر تفرقہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

محافظ ناموس صحابہؓ امیر عزیمت مولانا حق نواز شہیدؒ کو خراج عقیدت

جامع مسجد ربوہ کے خطیب مولانا خدا بخش نے شہید تحفظ ناموس صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگویؒ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ مولانا حق نواز اسلام کے نڈر بے باک مجاہد تھے۔ انہوں نے ساری زندگی عظمت اصحاب رسولؐ کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ دشمنان اصحاب رسولؐ کی بزدلانہ اور گھٹیا حرکت ہے اس سے مولانا شہیدؒ کا مشن ختم نہیں ہوگا بلکہ انہوں نے ہزاروں نوجوانوں کے دلوں میں عشق اصحاب رسولؐ سے منور کیا ہے جو اس مشن کو آگے بڑھائیں گے۔ مولانا خدا بخش صاحب جو کہ جامع مسجد ربوہ میں ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا کے قاتلوں کو فوری طور پر تختہ دار پر لٹکایا جائے۔

قادیانی پاکستان میں اسرائیل کے ایجنٹ ہیں

منڈی بہاؤالدین۔ گزشتہ روز مرکزی جامع مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا خواجہ خان محمد آستانہ عالیہ سراجیہ کندیاں شریف نے نماز جمعہ پڑھایا اور جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانی پاکستان میں اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اور صحابہ کرامؓ کے خلاف مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں جو الزامات لگائے ہیں وہ مسلمانوں کی غیرت ایمانی برداشت نہیں کرتی ہم ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ اور قادیانیوں کا خاتمہ کر کے رہیں گے۔ مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد نے کہا کہ قادیانی اپنا آخری انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ان کا بھگوڑا مرزا طاہر لندن میں اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے۔ جب بھی وہ پاکستان آئے گا اس کو اس کے جرم کی سزا ملے گی۔ خطیب اہل سنت علامہ قاضی منظور الحق ایم۔ اے نے کہا کہ شاہ تاج شوگر ملز میں اسلامی شعائر کا مذاق کلمہ کی بے حرمتی ایک مذاق بن چکا ہے انتظامیہ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود کلمہ کی توہین برداشت کر رہی ہے ہمارا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں اور ملز انتظامیہ کے خلاف فوراً مقدمہ درج کیا جائے۔ ورنہ حالات کی ذمہ داری مقامی انتظامیہ پر ہوگی۔ علامہ عنایت اللہ گجراتی نے کہا کہ شوگر ملز قادیانی اسٹیٹ بن چکی ہے۔ قادیانی یہاں آئے روز اپنی تخریب کاری کا پروگرام جو کہ عالم اسلام کے خلاف ہے تیار رہے ہیں ضلع گجرات کی انتظامیہ کو ہم نوٹس سے پہلے بتا رہے ہیں کہ مسلمان مزدوروں کو شوگر ملز سے نکالا جا رہا ہے اس سے مسلمانوں میں بے چینی کی لہر دوڑ رہی ہے۔ مولانا مفتی عبدالواحد نے کہا کہ مجاہد ختم نبوت خان اکرام اللہ جس جرأت سے ختم نبوت کے باغیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں وہ ہمارے لئے ایک زندہ مثال ہے۔ قادیانی اب کسی بھی صورت میں اپنی سزا سے نہیں بچ سکتے۔ آخر میں جامع مسجد ختم نبوت شاہ تاج شوگر

ملز میں حضرت خواجہ خان محمد نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ ملک محمد یامین تاور، خان اکرام اللہ، الحاج جاوید اقبال چغتائی، عبدالخالق چغتائی، محمد صادق حسین بابو، شیخ اخلاق، شیخ محمد یونس، ملک مظہر محمود، ملک طاہر محمود، انجم، حافظ ارشاد اللہ، میاں مشتاق احمد اور علاقہ بھر کے عوام نے اور علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ملز انتظامیہ قادیانی آرڈیننس کے خلاف اپنی عبادت گاہ پر جو خلاف ورزی کر رہے ہیں اس کا فوراً مقدمہ درج کیا جائے خان اکرام اللہ کو فوراً ڈیوٹی پر بحال کیا جائے ملز کالونی میں قادیانی کوارٹروں پر سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو ہٹایا جائے۔

قادیانی اخبار بند کیا جائے

فیصل آباد۔ وزیراعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف اور وفاقی حکومت نے قادیانی جماعت کا ترجمان روزنامہ الفضل ربوہ کو بند کرنے کے بارے میں کیس ہوم سیکرٹری پنجاب مہر جیون خان کو بھیج دیا ہے اس امر کی اطلاع چیف منسٹر سیکرٹریٹ پنجاب کے سیکشن آفیسر خورشید علی زیدی نے ایک [illegible] کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی نقیر محمد کو دی ہے جنہوں نے کچھ عرصہ [illegible] ایک یادداشت کے ذریعہ وزیراعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ ملک میں منافرت اور لاقانونیت پھیلانے کے پیش نظر تحفظ عامہ آرڈیننس (M.P.O) کے تحت قادیانی اخبار الفضل ربوہ کو مستقل طور پر بند کر دیا جائے کیونکہ یہ اخبار امتناع قادیانیت آرڈیننس کی مسلسل خلاف ورزی کرتے ہوئے قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر کر رہا ہے اور قادیانیوں کو لاقانونیت کی ترغیب دے کر ملک میں افراتفری پیدا کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ ڈپٹی کمشنر جھنگ سے بھی مطالبہ کیا گیا تھا کہ ایم پی او کے تحت قادیانی ترجمان الفضل ربوہ کی اشاعت بند کرائی جائے۔

دیرینہ مطالبہ پورا کیا جائے

خورشید علی زیدی سیکشن آفیسر چیف منسٹر ہاؤس پنجاب سیکرٹریٹ لاہور نے ایک یادداشت کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی نقیر محمد کو دی ہے جنہوں نے گذشتہ دنوں ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ وزیراعلیٰ پنجاب چیف سیکرٹری اور انسپکٹر جنرل پولیس سے مطالبہ کیا تھا کہ برس ہا برس سے فیصل آباد شہر میں تعینات قادیانی ڈی ایس پی حمید اللہ قریشی کو جلد تبدیل کر کے فیصل آباد کے شہریوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا جائے جبکہ حال ہی میں فیصل آباد سے تین ڈی ایس پی تبدیل کیے گئے ہیں مگر یہ قادیانی ابھی تک فیصل آباد پر قابض ہے مولوی نقیر محمد نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ ایک ممبر قومی اسمبلی کے ووٹ کی خاطر قادیانی ڈی ایس پی کو تبدیل نہیں کیا جا رہا جس کی وجہ سے دینی حلقوں میں غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر قادیانی ڈی ایس پی کو تبدیل کیا جائے۔

بقیہ | روزہ کے مسائل

۱۔ اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو ان کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے

۲۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی نے یہ نیت کی کہ میں کل نفل کا روزہ رکھوں گا رمضان کا روزہ نہیں رکھوں گا بلکہ دس روزہ کا قضا کروں گا تب بھی یہ رمضان کا روزہ ہوا اور نفل کا نہیں ہوا۔

۳۔ شعبان کی انتیسویں تاریخ کو اگر رمضان شریف کا چاند نکل آئے تو صبح کا روزہ رکھا جائے اور اگر نہ نکلے یا آسمان پر ابر ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح کو روزہ نہ رکھا جائے۔ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کرو۔

انتیسویں تاریخ ابر کی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفل روزہ بھی نہ رکھو ہاں اگر ایسا اتفاق پڑا کہ ہمیشہ پیر اور جمعرات یا کسی اور مقررہ دن کا روزہ رکھا کرتا تھا۔ اور وہی دن برابر ہوئی تو نفل کی نیت سے صبح کو روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔

انتیسویں کو چاند نظر نہیں آیا، تو اس روز قضا، کفارہ یا نذر کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے۔

ماخوذ از بہشتی زیور۔

بقیہ | محمد رمضان علوی

دلیل ہے۔

مولانا تاج محمود مرحوم جنوری ۱۹۸۴ء میں رب العزت کو پیارے ہوئے مولانا محمد شریف جالندھری مرحوم جنوری ۱۹۸۵ء میں آخرت کو سدھار گئے اور مولانا محمد رمضان علوی مرحوم ۱۹۹۰ء میں راہی سوئے آخرت ہوئے اللہ رب العزت ان تمام حضرات کی لغزشوں سے درگذر فرمائیں ان کے درجات کو بلند کریں اور پس ماندگان کو صبر جمیل اور نقش قدم پر چلنے کی سعادت ارزانی فرمائیں (آمین)

بقیہ | غانا میں مظاہرہ

مزید برآں رابطہ عالم اسلامی جامعہ الازہر قاہرہ (مصر) تمام اسلامی تنظیموں اور تمام دنیا کے اسلام کے دارالافتاء کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ قادیانی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اخبار العالم اسلامی نے غانا میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی تفصیلات لکھتے ہوئے بتایا ہے کہ آج کل مغربی افریقہ کے ملک غانا کے کتب خانوں میں قادیانی مطبوعات کی بھرمار ہو گئی ہے مرزا غلام احمد کی ایک تصنیف "حمامۃ البشریٰ" کا جدید ایڈیشن مارکیٹ میں کافی تعداد میں پہنچ چکا ہے۔

اس کتاب کے چھپوانے کے سلسلے میں مالی امداد عدیس ابابا (ایتھوپیا) کی بعض عیسائی تنظیموں نے کی ہے۔ یہ یاد رہے کہ اس وقت عیسائی تنظیمیں افریقہ میں قادیانی کتب کو پھیلانے کے لئے ۳۵ ملین ڈالر خرچ کر رہی ہیں۔

بقیہ | ہمارے قائداعظمؒ

سے زیادہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سانچے میں ڈھال دے اور یہ اہتمام کسی خارجی دباؤ کے تحت نہیں بلکہ محض محبت عقیدت اور سچی اطاعت کے جذبے سے سرشار ہو کر کرتے تھے۔

ہمیں چاہیئے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائدانہ مقام کو سمجھیں اور اپنی محبت اور عظمت کا اصل تعلق صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھیں۔ آمین۔

آپ کے مسائل

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی مدظلہ

ترتیب —— : مولانا منظور احمد الحسینی

چند مسائل

ایک ساتھی، رحیم یار خان

سوال :۔ وہ کون لوگ ہیں جن سے عورتوں کو شرعی پردہ نہیں ؟

جواب :۔ جن رشتہ داروں سے نکاح جائز نہیں ان سے پردہ نہیں۔

سوال :۔ میں نے اپنی بیگم کو شرعی پردہ کروایا ہے، ، ہمارے گھر میں ہمارے دادا جان جن کی عمر اسی برس کے قریب ہیں رہتے ہیں ان کی دیگر ضرورت کے علاوہ ہم کفیل ہیں میری بیگم کو کھانا کپڑے دینا ہوتے ہیں اور ان کا سارا دن گھر پر ہی گذرتا ہے کیا ان سے پردہ کے بارے میں کچھ گنجائش نکل سکتی ہے ؟

جواب: شوہر کے باپ اور دادا سے پردہ نہیں۔

سوال: کیا جو شخص بغیر استطاعت شرعی عمرہ کے لئے جاتا ہے یعنی غیر کی مدد سے تو اس پر حج فرض ہے ؟

جواب: اگر حج کے دنوں تک وہاں رہ سکتا ہے تو فرض ہے ورنہ نہیں۔

سوال: ذخیرہ اندوزی کا کیا حکم ہے ؟

جواب: تجارت کے ضروری مسائل بہشتی زیور پڑھ دیکھ لیجئے، اس کے بعد کسی مسئلہ کی ضرورت ہو تو لکھئے۔ ذخیرہ اندوزی جس سے لوگوں کو تکلیف ہو تمام چیزوں میں بری ہے، خوردنی اشیاء میں زیادہ بری ہے۔

سوال (الف) مرد چاندی کی انگوٹھی کتنے وزن کی پہن سکتا ہے؟

جواب: ساڑھے چار ماشہ تک۔

سوال: (ب) اور اس میں نگ یعنی نگینہ لگوانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: (ج) عورتوں کے زیور جو مستعمل ہیں ساڑھے سات تولہ سے کم ہیں ان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں ؟

جواب: ان پر زکوٰۃ نہیں بشرطیکہ ان کی ملکیت پر کوئی اور چیز لائق زکوٰۃ نہ ہو، ورنہ اس چیز سے ساتھ ملا کر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال: اگر والدین شرعی پردہ یا شریعت کے دوسرے احکام میں رکاوٹ ہوں تو ان سے کیا معاملہ کرنا چاہئے ؟

جواب: ناجائز کام میں ان کا کہا نہ مانا، لیکن ان کی گستاخی و بے ادبی بھی نہ کی جائے۔

سوال: مسنون عمامہ کتنے رنگ کس قدر لمبائی اور باندھنے کا طریقہ تحریر فرمائیں ؟

جواب: لمبائی کسی روایت میں وارد نہیں، نہ باندھنے کا طریقہ مروی ہے، رنگ سفید اور سیاہ مروی ہیں۔

سوال: اگر کسی نے بعد فراغت صلوٰۃ العشاء کے معلوم کیا کہ اس کے فرض کسی وجہ سے نہیں ہوئے تو کیا اب وہ صرف قضاء فرضوں کی کرے یا وتر بھی دوبارہ قضاء کرے، کیونکہ یہ فعل عمداً نہ تھا بلکہ بھول سے ہوا۔ ؟

جواب: صرف عشاء قضاء کرے، وتر کی قضاء نہیں۔

سوال: میں دکاندار ہوں لوگ کھلے پیسے لینے آتے ہیں ذاتی ضرورت کیلئے ہوتے ہیں اس لئے ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہیں کیا یہ کذب میں شمار تو نہ ہوگا تو کیا کہنا چاہئے ؟

جواب: جھوٹ نہ بولا جائے، کسی مناسب تدبیر سے عذر کر دیا جائے۔

سوال: تجارت میں منافع کس قدر جائز ہے اس کی حد شرعی متعین ہے یا نہیں ؟

جواب: نہیں۔

سوال: ام زید کے پاس تقریباً چار تولہ سونا ہے شادی کے دن اس کو ۱۳۰ صد روپے ملے، جو تقریباً اس کے سال تک رہا اب دوسرے سال تک اس ۱۳۰ صد میں سے ۵۰۰ صد باقی ہے کیا ان روپے کو سونے میں ملا کر نصاب چاندی ان دو سال گذشتہ کی زکوٰۃ ان زیورات کی واجب ہوگی یا نہیں؟

جواب: واجب ہے۔

سوال: میری بیوی کے پاس چار تولہ سونے کے زیورات ہیں کوئی زیورات ہیں کوئی ذاتی رقم نہیں ہے ضرورت کے لئے میں یا اس کے والدین دو چار صد روپے کبھی دیتے ہیں کیا ان پیسوں کو بھی اگر سال گذر جائے سونے میں شامل کرکے نصاب چاندی سے زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں ؟ ۔

جواب: واجب ہوگی۔

سوال: ام حمیہ کے پاس چار تولہ سونا ہے چاندی اور نقدی کچھ نہیں وہ اپنے ضرورت کے لئے ہم نے دو چار صد روپے لیکر رکھ لیتی ہے کیا ان ضرورت کے لئے رکھے ہوئے پیسوں کو بھی اگرچہ ایک صد ہی ہو سال گذرنے پر اس ایک صد یا ضرورت کے لئے دو چار صد روپے کو بھی ملا کر زکوٰۃ نکالنا واجب ہوگا ؟

جواب: اگر یہ روپے اسکی ملکیت ہیں تو زکوٰۃ واجب ہے۔

ٹیپ ریکارڈ اور تلاوت

—— رضا محمد

سوال: یہ ہے کہ میں حافظ قرآن ہوں لیکن عالم نہیں ہوں لوگ مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا گانے سننا گناہ ہے میں کہتا ہوں کہ ہاں گناہ ہے تو وہ سوال کرتے ہیں کہ ٹیپ یا ریڈیو پر تلاوت سننے سے ثواب ملتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ نہیں تو وہ کہتے ہیں کہ نہ تلاوت کرنے والا موجود ہے نہ گانا گانے والا موجود ہے یہ کیا وجہ ہے کہ ٹیپ پر گانے سننے سے گناہ کیوں ملتا ہے اور تلاوت سننے سے ثواب کیوں نہیں ملتا تو مہربانی فرما کر اس سوال کا حل تلاش کرکے بتائیں ؟

جواب: ٹیپ ریکارڈ سے قرآن کریم کی آواز سننے کا ثواب ملتا ہے، مگر تلاوت کا ثواب نہیں ملتا، اور گانے کی کیسٹ سننے سے گانے کی آواز سننے کا گناہ ملتا ہے اور گانے کی آواز سننا بھی حرام ہے۔

سوال: غالباً ان ہی دنوں میں نے کچھ نفل روزے رکھنے کی بھی منت مانی تھی مگر اب مطلقاً یاد نہیں ہے کہ منت مانی بھی تھی کہ نہیں ؟ اور اگر مانی تھی تو کتنے روزوں کی تھی ؟ اس کا کیا طریقہ ہے ؟ حضرت برائے مہربانی ان سوالوں کا جواب دے کر پریشانی سے نجات دلائیں۔

جواب: جب اس پر شک ہے کہ منت مانی بھی تھی یا نہیں تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں لیکن احتیاطاً تین روزے رکھ لئے جائیں تو بہتر ہے۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-168

عالمی مجلس تحفظ نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے، اردو، انگریزی عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے، جامع مسجد ربوہ دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جب کہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹، میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں